''۔۔۔اس جہان کے ہمشکل نہ بنو۔۔۔''(رومیوں ۱۲:۲)

جوانی کی محبت

☆ غیر مسیحی تہوار ویلنٹائنز ڈے کے خلاف علمِ بغاوت ☆

خالصتاً مسیحی نقطۂ نظر سے پیش کردہ ایک فکر انگیز اور چشم کشا تحریر

(یوتھ منسٹری کے لئے اردو زبان میں ایک نادر تحفہ)

...... ☆☆☆ ......

تحقیق و تحریر
مبشر اسٹیفن رضاؔ

فہرست

...... ☆☆☆ ......

''خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ'' (لوقا ۱۰: ۲۷)

جوانی کی محبت

Valentine's Day کے خلاف علم بغاوت

''تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے'' (گلتیوں 9:5)

حرفِ آغاز

ہمارے پیارے ملک پاکستان میں رائج الوقت کیلنڈر میں لگ بھگ سات مسیحی تہوار شامل ہیں۔ جن میں کرسمس اور ایسٹر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں مگر اسے ہماری اجتماعی بدبختی کہہ لیں یا بے لاگ مسیحی لبرل ازم کہ چند نو آموز قسم کے ناپاک اور ہوس و تفریح کی خاطر خود ساختہ قسم کے تہوار بھی سرعت کے ساتھ ہماری مسیحی معاشرت کا حصہ بنتے جا رہے ہیں جیسے کہ مدرز ڈے، فادرز ڈے، اپریل فولز ڈے، ہیلووین اور ویلنٹائنز ڈے وغیرہ وغیرہ۔ اکثر دوست تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہرگز مسیحی تہوار نہیں مگر یاد رکھیں کہ غیر مسیحی دنیا انھیں مسیحیوں سے ہی منسوب کرتی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ ان کا موجد مسیحی دنیا کا بے تاج بادشاہ مغربی معاشرہ ہے جہاں اکثریت نامی مسیحیوں کی ہے۔ مگر یہ حقیقت سچ اور امرِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ان تہواروں کیلئے مسیحیت میں کوئی گنجائش نہیں۔

میں ان کے خلاف نہیں مگر صرف آپ کو ایک کیا آپ جانتے ہیں کہ مغربی دنیا نے یہ ایام یا تہوار کیوں قائم کر رکھے ہیں؟ یاد رکھیں کہ مغرب بالخصوص امریکہ کی اس وقت حالت یہ ہے کہ وہاں اخلاقیات اور خاندانی و معاشرتی پاکیزہ اقدار کا تقریباً جنازہ نکل چکا ہے اور حالتِ حیف یہ ہے کہ اخلاقیات کے متعفن لاشے پر رقص کرنے والے تو بہت ہیں مگر ماتم کرنے والا شاید ایک بھی نہیں۔ دنیا بھر کا یہ اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ معاشرہ سائنسی ایجادات اور جدید ترین سہولیات سے آراستہ و پیراستہ تو ہے (جس کا یقیناً ہمیں معترف اور مقلد ہونا چاہئے) مگر اس کی اخلاقی و خاندانی شکل اس قدر بگڑ چکی ہے کہ خدا کی پناہ! وہ دیدہ دانستہ طور پر ان خوفناک حقائق سے نظریں چراتے اور اصلیت کو چھپاتے اور اپنی تفریحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتے ہوئے ایسے غیر اخلاقی اور بائبل مقدس کے منافی تہواروں کے پھندوں میں پھنس گئے ہیں کہ اب ان سے نکلنا محال ہے۔

دوم یہ بھی کہ اہلِ مغرب کو یہ ایام ایجاد کرنے کی ضرورت بھی تھی کیونکہ وہ یا ان کے بچے ٹین ایج میں ہی اپنے گھروں سے باغی اور بھگوڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی من مانی کی زندگیاں گزارتے ہیں۔ انھیں اپنے ماں باپ اور عزیزوں کو یاد رکھنے اور سال میں کم از کم ایک مرتبہ ان سے ملنے کے لئے کسی بہانے کی ضرورت رہتی ہے اور یہ بہانہ انھیں مقررہ دن منانے کی حیثیت سے مل جاتا ہے اور اس طرح انھیں اور انکے دوستوں کو یقین دلایا جاتا ہے کہ ان کے بھی والدین موجود ہیں اور وہ حرام کی اولاد نہیں۔ کیونکہ ان کی حرام قسم کی حرکات و سکنات کے بعد یہ ثابت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ غیر منکوحہ ازدواجی زندگیاں گزارتے اور ایسی ایسی نازیبا سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں کہ ان کا تصور کرتے ہی دماغ میں حشر برپا ہو جاتا ہے نام لینا تو درکنار۔ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ ان تمام مکروہات کو قانونی و عدالتی سرپرستی اور لائسنس حاصل ہے اور اس میں مداخلت یا خلل پیدا کرنے والے کو ''ذاتی معاملات میں دراندازی کرنے والے'' کا نام دے کر مجرم تصور کیا جاتا ہے چاہے وہ اس جوان بیٹے یا بیٹی کا ماں باپ ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا معاشرہ ان کھلم کھلا مکروہات سے تا حال محفوظ ہے لیکن اگر ہم اسی رفتار اور شوق سے اندھا دھند مغربی دنیا کی پیروی میں جُٹے رہے تو وہ دن بھی دور نہیں ۔۔۔۔ (خدا ہمیں وہ دن دیکھنے سے بچائے!)

لیکن آیئے ذرا اصل موضوع کی جانب مڑتے ہیں۔

مقصدِ تحریر

لگ بھگ ایک ماہ قبل ہم نے کرسمس کا بابرکت تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا ہے اور میرا ایمان ہے کہ ہم سب نے انفرادی اور اجتماعی طور پر شادمانی، برکت اور الٰہی محبت کا ایسا بے مثال اور لازوال تجربہ حاصل کیا جس کے اثرات وثمرات ابھی مدھم نہیں پڑے اور نہ ہی پڑنے چاہئیں۔ پوری دنیا میں یوحنا ۳:۱۶ کی سب سے زیادہ منادی کی گئی جو کہ پوری بائبل مقدس کی مرکزی محوری وکلیدی آیت مانی جاتی ہے کیونکہ اس کا پیغام الٰہی محبت کا پیغام ہے یعنی یہ کہ ''خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''۔ مگر اب مَیں اپنے گردونواح میں ایسے مسیحی لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو دیکھتا ہوں جو ماہِ دسمبر میں تو نت نئے وجدید ڈیزائنوں سے آراستہ ملبوسات زیب تن کئے ہوئے مسیح کی محبت کے گن گاتے پھرتے تھے، مگر چند گزرنے کے بعد ہی آج وہ دنیا کی اندھی تقلید میں ۱۴ فروری کو Valentine's Day منانے کی تیاریوں میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں بلکہ مَیں یہ کہنے میں عار نہیں سمجھتا کہ ان میں سے بیشتر مسیحی، اس غیر مسیحی تہوار پر مسیح سے ناواقف، دنیا داروں اور گنہگاروں سے بڑھ کر اہتمام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور یہ ایک المیہ ہے!

یہ تحریر سپردِ قلم کرنے سے قبل، مَیں نے چند دوستوں کے ہمراہ مختلف مسیحی علاقوں کے نوجوانوں سے موضوع ہذا پر عمومی وخصوصی گفتگو کی اور ان کے گزشتہ تجربات اور آئندہ منصوبہ جات کی روشنی میں نہایت حیران کن معلومات حاصل کیں۔ مختصراً، میں صرف یہ بتانا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ حالاتِ قوم نہایت ناگفتہ بہ ہیں اور شرمناک حد تک بگڑ چکے ہیں۔ شاید سطحِ آب تو زیادہ پریشان کن نظر نہیں آتی مگر گہرائی میں ایک طوفانِ حشر برپا ہے جو تیزی کے ساتھ ساحل کی جانب لپک رہا ہے اور وہ وقت دُور نہیں جب بڑھتی ہوئی بدی اور بے راہروی کا یہ سونامی، تلاطم خیز بپھری ہوئی لہروں کی صورت میں تمام حدیں پھلانگ کر اخلاقی، روحانی اور خاندانی روایات واقدار کو بہا لے جائے گا اور ہم کفِ افسوس ملتے رہ جائیں گے۔ شاید آپ کو یہ مبالغہ لگے مگر آئینے کا صرف الٹا رخ دیکھنے والے اگر جرأت کے ساتھ اصل رخ پر آئیں تو انھیں معلوم ہوگا کہ حقیقت یہی ہے کیونکہ آج مسیحی بستیاں اور نوجوان زندگیاں سدوم، عمورہ اور نینوہ بن چکی ہیں اور گمراہی، بے راہروی، زناکاری اور نشے بازی نے ہماری شناخت تک مسخ کر دی ہے۔ مگر مقامِ افسوس یہ ہے کہ آج مسیحی یا خاندانی غیرت نام کی کوئی چیز ڈھونڈے نہیں ملتی۔ والدین اور جوان بہن بھائیوں کے سامنے فیشن کے نام پر جس اخلاقی گراوٹ اور برہنگی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے کسی ہاتھ میں اخلاقی طاقت وغیرت نہیں رہی کہ روک سکے۔

ہر طرف سدوم، عمورہ اور نینوہ کی سی کیفیت دیکھ کر، اب ضرورت یہی ہے کہ ایسے ابرہام ہر بستی میں سے اٹھیں جو رات کے پہروں میں دستِ شفاعت بلند کر کے تیزی سے گناہ کی دلدل میں گرتی ہوئی نوجوان نسل کو بچالیں، ایسے یوناہ اور یوحنا نبی برپا ہوں جو خدا کے بھیجے ہوئے جائیں اور گلیوں بازاروں میں پکاریں کہ توبہ کرو! توبہ کرو! توبہ کرو!

۱۔ ہماری نوجوان نسل اور ویلنٹائنز ڈے

آج کی نوجوان نسل بلاشبہ اکیسویں صدی کی نسل ہے جسے ایک سے بڑھ کر ایک جدید ترین سہولیات بآسانی میسر ہیں خصوصاً کیبل زدہ ٹی وی، موبائل فون یا آئی پاڈ اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ ہمارا مشرقی معاشرہ برائے نام مشرقی رہ گیا ہے کیونکہ روایتوں سے لے کر تہواروں تک سب کچھ مغربی رنگ میں تیزی سے بھیگ رہا ہے۔ ایسے میں نوجوان نسل بڑی سرعت سے ان اخلاق سوز مشاغل کا شکار ہو رہی ہے جن کا آغاز مغربی معاشروں سے ہوا اور اہلِ مغرب کو تباہ کرنے کے بعد وہ مشاغل اب ہمارے معاشرے میں اپنی جڑیں گہری کر چکے ہیں۔ ان ہی تباہ کن مشاغل میں سے ایک یہ Valentine's Day ہے جس کی انفرادی، کلیسیائی و خاندانی شر انگیزیوں اور تباہ کاریوں کو منظر عام پر لانے، اس کو غیر مسیحی ثابت کرنے اور اپنی نوجوان مسیحی نسل کو خبردار کرنے کے لئے مَیں نے ایک بار پھر قلم اٹھایا ہے تاکہ اس دن سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اٹھنے والے کئی سوالات کا بھی مفصل جواب دیا جائے کہ Valentine's Day اور اس کی تاریخ کیا ہے؟ بائبل مقدس ہمیں اس بارے میں کیا سکھاتی ہے؟ اور یہ بھی کہ کیا ہم مسیحیوں کو یہ تہوار منانا چاہئے یا نہیں؟ اگرچہ اس پر کافی کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے مگر مجھے یقین ہے اگر آپ اس کتابچے کو کشادہ دلی اور ترتیب کے ساتھ اختتام تک پڑھیں گے تو آپ کو متعدد مقامات پر ایسی باتیں ضرور ملیں گی جو آپ نے کبھی سنی نہ پڑھی ہونگی"۔

مقصودِ کاوش یہ ہے کہ ہر ایماندار مسیحی، دنیا کی ہر طرح کی جھوٹی محبتوں کا انکار کر کے مسیح کی سچی، پاکیزہ اور لازوال محبت سے سرشار ہو کر زندگی بسر کرے اور اپنے دامن کو ایسی آلودگیوں سے پاک رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ خدا، کلام، دعا اور پرستش وستائش پر دل لگائے۔ مسیح کے دکھوں پر نظر کرے اور ہر روز مسیح کے ساتھ اپنی الٰہی محبت کا عملی اعادہ کرے۔

نوٹ: میرا ہدف صرف ہر سال ۱۴ فروری کو منایا جانے والا یہ کمرشل تہوار نہیں بلکہ اس کی وہ روح، مقصد اور نتیجے کے طور پر مسیحی نوجوان نسل میں ظاہر ہونے والی وہ اخلاقی اور روحانی تنزلی ہے جس نے من حیث القوم ہماری اجتماعی کمر توڑ رکھی ہے۔ کیونکہ میں یقین کی حد تک یہ سمجھتا ہوں کہ یوتھ کسی بھی قوم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ مَیں اپنی معلومات، نظریات و آراء کو جذبۂ نیک نیتی کے تحت خالصتاً مسیحی نقطۂ نظر سے پیش کر رہا ہوں۔

مسیحی قوم کے جوانو!

میں مسیح کا ادنیٰ خادم اور مسیح میں آپ کا بھائی ہونے کے ناطے، خداوند کے خوف کی یاد دلا کر آپ سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا سنبھل جاؤ اور ان زنجیروں کو توڑ ڈالو۔ آپ مسیح کے سورما ہیں اور کوئی ابلیسی پھندہ اور زنجیر آپ کو اس کا اسیر نہیں بنا سکتی۔ ابلیس نے جوانی نے ان ایام میں آپ کو اپنی مطیع اور فرمانبردار بنانے کے لئے ایسی ایسی بدروحیں آپ کے پیچھے چھوڑ اور آپ کے ذہن و دل میں داخل کر رکھی ہیں تاکہ آپ ایسی گھنونی حرکتیں کرتے رہیں اور مسیح کا نام بدنام اور آپ کی جوانی برباد ہوتی رہے۔ ضرورت تھی کہ آج ہمارے گھرانوں اور کلیسیاؤں میں موسیٰ، یشوع، داؤد، دانی ایل، پطرس، استفنس اور پولس ہوتے مگر ہمارے پاس سمسون، دلیلہ، سلیمان، یہوداہ اسکریوتی، حننیاہ اور سفیرہ کی بھرمار ہے۔ مگر۔۔۔

مگر میرا ایمان ہے کہ آپ سچے مسیحی اور مسیح کے جانثار، جانباز اور وفادار ہیں۔ آپ، آپ کے خاندان اور پوری مسیحی قوم کی عزت و آبرو اسی میں ہے آپ ان نفرت آمیز حرکات سے باز آجائیں۔ خدا جو آسمان سے آپ کو دیکھتا اور آپ کے دل کے حال سے خوب واقف ہے، آپ پر فخر کرنا چاہتا ہے۔ اپنا دل اسے دے دیجئے!

خدا کے کلام میں پولس رسول کی خوبصورت آیت کچھ اس طرح ہے کہ:

"پس اے بھائیو (اور بہنو)! میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔" (رومیوں ۱۲: ۱-۲)

۲۔ Valentine's Day کیا ہے؟

وجہ تسمیہ اور تاریخ

Valentine ایک مذکر لاطینی نام ہے جس کا مطلب ہے ''مضبوط، صحتمند'' ۔یہ یونانی نام Valentinus سے اخذ کردہ ہے۔ تاریخ میں تقریباً ۵۰ مقدس ہستیوں اور 3 رومی شہنشاہوں کے نام Valentine تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ Valentine's Day درحقیقت کیا ہے اور اس کے نام و تاریخ کا حدود اربعہ کیا ہے؟ Valentine's Day کی مصدقہ تاریخ کے متعلق مختلف روایات مشہور ہیں۔

لوپر کیلیا، ایک یونانی تہوار:

تاریخ کے مطابق، قدیم ہی سے فروری کا مہینہ، الفت و چاہت اور زرخیزی و افزائش کی علامت سمجھا جاتا رہا ہے۔ قدیم رومی تہذیب میں ایک تہوار بنام لوپر کیلیا (Lupercalia) فروری کی ۱۳۔۱۵ کی تاریخوں میں منایا جاتا تھا۔ اس تہوار کا تعلق رومی دیوتا فانس (Faunus) سے تھا جو کہ زرخیزی و افزائش کا دیوتا تھا۔ لوپر کیلیا کے تہوار کے موقع پر رقص و سرود کی محفلیں منعقد کی جاتی تھیں۔ یہ تہوار چند سالوں تک جاری رہا اور پانچویں صدی عیسوی میں ختم کردیا گیا۔

مقدس ویلنٹائن (شہید) کی یادگار:

مسیحیت کے آغاز پر بہت سے شہید ہونے والے مسیحیوں میں سے کئی شہداء کے نام Valentine تھے۔ ان شہداء کو ان کی تاریخِ شہادت کے اعتبار سے یاد کیا جاتا تھا اور ان کی یادگار ۱۴ یا ۱۵ فروری کو منائی جاتی تھی۔

انگریز شاعر جیفری چوسر کی نظم اور محبت کرنے والے پرندے:

چودہویں صدی عیسوی میں جیفری نے پہلی مرتبہ St. Valentine's Day کو پیار و محبت کا دن قرار دیا۔ ہوا یوں کہ ۱۳۸۱ء میں جیفری نے ایک نظم برطانوی شاہی جوڑے کی منگنی کی سالگرہ کے موقع پر لکھی۔ اس نظم کا ایک شعر بہت مقبول ہوا جس میں اس نے St. Valentine's Day کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ''آج کا یہ دن St. Valentine's Day کے دن کی مانند ہے جس میں پرندے اپنے جوڑے بناتے ہیں''۔ اور یوں St. Valentine's Day کو محبت کا دن کہا جانے لگا۔

ایک عام روایت:

Valentine's Day کی تاریخ اور آغاز کے متعلق مختلف روایات و کہانیاں مشہور ہیں۔ مگر یہ روایت طشتِ ازبام ہے کہ Valentine's Day کے تہوار کا نام اس Saint Valentine کے نام پر رکھا گیا تھا جو کہ پادری تھا اور جسے رومی شہنشاہ کلاڈیس دوم نے قریباً ۲۷۰ صدی عیسوی میں جیل میں ڈال دیا۔ روایت یہ ہے کہ شاہ کلاڈیس دوم نے جنگی حالات کے موجب جوان مردوں کی شادی پر پابندی لگا دی اور حکم جاری کردیا کہ تمام کنوارے جوان فوج میں بھرتی کئے جائیں۔ تاہم Saint Valentine نے چوری چھپے نکاح کرنا جاری رکھا اسی اثناء میں وہ خود ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا۔ اس کی غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع جب سپاہیوں کو دی گئی تو اسے جیل میں ڈال دیا گیا۔ اتفاق سے اس کی محبوبہ اس جیلر کی بیٹی تھی جس کی نگرانی میں وہ قید کیا گیا تھا۔ یوں اس کے چاہنے والوں اور والیوں کے نیک خواہشات یا مسائل سے متعلقہ خط اسے آسانی سے پہنچائے جاتے تھے اور وہ خود بھی ان کے جواب دیتا۔ وہ اپنی محبوبہ کو بھی خط لکھا کرتا تھا اور اپنے خطوط کے اختتام پر ہمیشہ دستخط کرتے ہوئے لکھتا ''فقط تمہارا ویلنٹائن'' ۔ بالآخر اس پر فردِ جرم عائد کرکے اسے مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مذہب کو ترک کردے اور انکار کرنے پر اسے شہید کردیا گیا۔ اس کے مداح اسے ''شہیدِ محبت'' کہتے تھے۔

لگ بھگ ۱۴۰۰ صدی عیسوی میں، فرانس کے شہر پیرس میں St. Valentine's Day کے موقع پر ایک محبت کی عدالت کا آغاز ہوا جس میں دل دے متعلقہ معاملات جیسے کہ دوستی، منگنی، شادی، طلاق، جبر اور ازدواجی پیچیدگیوں کا حل کیا جاتا۔ پھر ایک فرانسیسی نواب زادے چارلس کا خط شہرت اختیار کرگیا جس نے

St. Valentine's کی تقلید کرتے ہوئے ٹاور آف لندن کی جیل سے اپنی بیوی کو خط لکھا جو کہ عین اسی طرز پر تھا۔۱۶۰۱ء میں مشہور زمانہ انگریز شاعر ولیم شیکسپئر نے اپنے معروف ڈرامے "ہیملٹ" میں بھی St. Valentine's Day کا ذکر کرتے ہوئے آخری مصرع یہی لکھا تھا یعنی "تمہارا ویلنٹائن"۔

۱۷۹۷ء میں ایک برطانوی اشاعت خانے نے اس دن کی مناسبت سے ایسے کارڈز تیار کرنے شروع کر دیئے جن پر نوجوان عاشقوں کے لئے عاشقانہ شعر اور ہیجان خیز الفاظ درج ہوتے تھے۔رفتہ رفتہ کارڈز کے ساتھ پھول، چاکلیٹ اور دیگر قسم کے تحائف کی ریت چل پڑی اور لوگوں نے Valentine's Day کو باقاعدہ طور پر منانا شروع کر دیا۔۱۸۴۹ء تک یہ دن انگلینڈ اور امریکہ میں ایک قومی تہوار کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔بیسویں صدی عیسوی میں یہ تہوار عالمی سطح پر منایا جانے لگا۔آج حالت یہ ہے کہ اس تہوار کا جادو دنیا بھر کے مغرب زدہ نوجوانوں کے سر چڑھ کر بولتا ہے اور اس دن کو منانے کے لئے ان کی دیوانگی جنون کی حد تک بڑھ چکی ہے۔اس دن کو "یومِ تجدید محبت"، "عید الحب" یا "عاشقوں کی عید" بھی کہا جاتا ہے۔

بہر کیف! آپ اس سے منسوب کوئی بھی تاریخی واقعہ اٹھا کر دیکھ لیں اس کا ہمارے مسیحی ایمان اور بائبل مقدس کے ساتھ ہرگز کوئی تعلق نہیں۔

Valentine's Day سے متعلق چند حیران کن حقائق

- اگر چہ اس تہوار کا نام رومن کیتھولک ہستیوں سے منسلک کر کے عمومی طور پر اسے ایک مسیحی تہوار گردانا جاتا ہے مگر درحقیقت یہ تہوار کلیتاً ایک غیر مسیحی تہوار ہے جس کا کھرا قدیم یونانی شہوت پرستی کے دیوتاؤں اور دیومالائی داستانوں سے جا ملتا ہے۔
- اس تہوار کی روایتی علامتیں کیوپڈز، فاختہ، پریمی پرندے، گلاب کے پھول، دل اور تیر، سب رومی دیوتاؤں سے تعلق رکھتی ہیں۔کیوپڈ، دیوی وینس کے بیٹے کا نام تھا اور گلاب کا پھول دیوی وینس کا محبوب ترین پھول تھا جو کہ محبت کی دیوی کہلاتی تھی۔
- لال اور گلابی رنگ اس دن کے مخصوص رنگ ہیں جو کہ اس دن کی مناسبت سے محبت و شہوت کو ظاہر کرتے ہیں۔
- اس دن کی سب سے بڑی یادگار اور محبت کا شاہکار، ہندوستان میں موجود تاج محل کو سمجھا جاتا ہے جسے مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی چہیتی بیوی کی یاد میں تعمیر کرایا تھا۔اس کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں بھی ہوتا ہے۔
- پوری دنیا میں خاندان بھر کے لوگ اس تہوار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کو کارڈز اور تحائف دیتے ہیں مگر سب سے زیادہ کارڈز اسکول ٹیچرز کو موصول ہوتے ہیں۔
- پھولوں کے تبادلے اور اپنے مخصوص رنگ کی مناسبت سے یہ تہوار دنیا کا سب سے بڑا تہوار ہے اور نوجوانوں کا مرغوب ترین ہے۔
- محبت جیسے پاکیزہ جذبے کے نام پر یہ تہوار پوری دنیا میں بدکاری، شہوت پرستی اور زناکاری کی علامت بن چکا ہے۔
- لاکھوں کے حساب سے کارڈز بھیجے جاتے ہیں اور اس دن کی مناسبت سے کی جانے والی خریداری پر بھی خصوصی خرچ کیا جاتا ہے۔
- اس دن کے مشہور کلمات "میرا/میری ویلنٹائن بنو"، "میں تم سے پیار کرتا/کرتی ہوں" اور "کیا تم مجھ سے شادی کرو گے/گی؟" ہیں۔
- منگنی یا شادی کے دن کا انتخاب کرتے ہوئے اکثر اس دن کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے اور اس سے ملتی جلتی رسومات اپنائی جاتی ہیں۔

Valentine's Day پر لوگ کیا کیا کرتے ہیں؟

محبت کے اس دن کو دنیا بھر میں بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔فروری کا مہینہ شروع ہوتے ہی بازاروں میں کارڈز، لال رنگ کے ملبوسات، غبارے، پھول، دل اور تحائف کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔اس دن کی عالمگیر روایت تو کارڈز، دل نما چاکلیٹ، کیک یا تحائف وغیرہ کا تبادلہ ہے مگر اس کے علاوہ بھی بہت سی رسومات اس دن سے وابستہ ہیں۔

- اس دن لال رنگ کے ملبوسات و تحائف کو خصوصی ترجیح دی جاتی ہے۔
- دنیا بھر میں پریمی جوڑے اس دن خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور ہوٹلوں، کلبوں، پارکوں یا خلوت خانوں کا رخ کرتے ہیں اور Date پر جاتے ہیں۔

- اس دن ہر کوئی Happy Valentine's Day کہنا ضروری سمجھتا ہے اور ماڈرن خاندانوں میں والدین ، بہن بھائی اور رشتے داروں کو بھی اس میں شریک کیا جاتا ہے۔
- دنیا بھر میں منگنی، شادی اور ازدواجی رسومات کے لئے اس دن کو موزوں خیال کیا جاتا ہے اور اس دن بہتیرے جوڑے تشکیل پاتے ہیں۔
- اس دن کی مناسبت سے نئے نئے گانے و نغمات، فلمیں اور ڈرامے ترتیب دیئے جاتے ہیں جو نوجوانوں میں ہیجان انگیز جذبات کو بھڑکاتے ہیں۔
- حالت یہ ہے کہ اس تہوار کے دیوانے اپنے ادھیڑ عمر یا بزرگ والدین واقرباء کو بھی مجبور کر کے اس واہیات رسم کے پابند بنانے کی سعی کرتے نظر آتے ہیں۔
- افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ تہوار نہ صرف ہمارے گھروں بلکہ گرجا گھروں میں بھی پہنچ گیا ہے۔لوگ عبادات میں سرخ رنگ کے خصوصی لباس زیب تن کرتے ہیں، مرد حضرات کو بھی سرخ بھڑ کیلے رنگ کی شرٹس یا ٹائیوں میں دیکھا جا سکتا ہے اور پھر ایسے نغمات و پیغامات سننے کو ملتے ہیں جن سے Valentine's Day کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔اس قدیم محبت وعشق کی داستانوں سے بھری تاریخ کے اس مکمل دنیوی تہوار کا ہماری روحانی زندگیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔<u>لال رنگ ویسے بھی خطرے کا نشان بھی ہے۔ہمیں اپنی کلیسیاؤں اور گھرانوں میں اس کی مکمل نفی کرنے کی ضرورت ہے۔</u>

۳۔ کیا Valentine's Day ایک مسیحی تہوار ہے؟

یہ بات کم از کم میرے لئے اچنبھے سے کم نہیں کہ Valentine's Day کا کوئی نشان، کوئی رسم یا کوئی روایت بائبل مقدس اور ہمارے مسیحی ایمان سے قطعاً میل نہیں کھاتی تو بھی ہم مسیحی لوگ اندھا دھند ان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے، خریدتے اور دوسروں کو دینا پسند کرتے ہیں۔ درحقیقت ان کا تعلق واضح طور پر قدیم رومی دیوتاؤں کی شہوت انگیز رسومات سے ہے۔ آپ مجھے بتایئے کہ یہ ننگے دھڑنگے پردار کیوپڈز، تیر، دل، پھول، دل نما چاکلیٹس اور دیگر ساری چیزیں جن کا اس دن سے تعلق ہے کیا بائبل کے مطابق ہیں؟ میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ تہوار ایک مقدس بزرگ (Saint Valentine) کے نام سے منسوب ہے مگر تقدیس اور پاکیزگی تو کہیں نظر نہیں آتی پھر یہ تہوار کیونکر مسیحی ہوسکتا ہے؟ مسیحیوں کی ایک ہی پہچان اور شناخت ہے، مسیح کی صلیب جو کہ پاک ترین محبت کا اعلیٰ ترین نشان ہے۔

میں یہ کیوں کہتا ہوں؟

ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب بھی ہم اپنے درمیان موجود ماڈرن، روشن خیال اور جدت پسند مسیحی طبقے کو کسی بھی تیزی سے پھیلتی ہوئی برائی سے بچانے کی کوشش کریں تو لوگ ہمیں قدامت پرست اور دقیانوسی کہہ کر لاپروائی کے ساتھ کنی کترانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ مسیحی ایمان پر قائم رہنے کے لئے ہم قدامت پرست اور دقیانوسی کہلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کیا ہزاروں سال پرانی بائبل اور اس کی ایمان افروز قدیم تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اور تعلیم دینا قدامت پرستی ہے؟ ایسی سوچ پر افسوس!

آج بہت سے لوگ Valentine Day جیسے فضول تہواروں اور ہوس و حرص کی چھاؤں میں پھلتے پھولتے نظریات میں سے مثبت پہلو دیکھنے اور دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے سمجھوتے کی زندگی گزار رہے ہیں اور وہ اس خود فریبی کا شکار ہیں کہ ہم کوئی برا کام نہیں کرتے بلکہ حقیقی ازدواجی یا خاندانی محبت کے اعتبار سے اس دن کو مناتے ہیں۔ ہم دنیاداروں کی مانند گناہ نہیں کرتے۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ شیطان کا بہت بڑا فریب ہے۔ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔ مزید یہ بھی کہ آپ کی ذرا سی اجازت سے ایک کمزور ایمان مسیحی گناہ میں گر سکتا ہے اور یوں آپ اس کے لئے ٹھوکر کا باعث بن سکتے ہیں۔ خدارا سمجھے کہ رسک کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے!

میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ:

(۱) آج ہمارے مسیحی نوجوانوں کو سب سے زیادہ اسی چیز نے جکڑ رکھا ہے اور جسے دیکھو اسی نشے میں دھت نظر آتا ہے۔ گھروں سے بھاگ جانے، خودکشی کرنے، معصوم والدین اور پوری مسیحی قوم کو رسوا کرنے کے لرزہ خیز واقعات سامنے آرہے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں ہر اس پہلو کی نفی کرنا ہوگی جو ہماری نوجوان نسل کی گمراہی کا سبب بن رہی ہے۔ بات محبت سے شروع ہوتی ہے مگر جنسی بے راہروی اور بدکاری کے اعمال کا ایک ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو زندگیوں کو تباہ کر ڈالتا ہے۔

(۲) مجھے لگتا ہے کہ یہ تہوار کسی کمرشل ذہن رکھنے والے ماہر کاروباری شخص کی دریافت ہے کیونکہ اس کی ہر رسم میں آپ کو بازاری پن اور دکھاوا یعنی کمرشل ازم دکھائی دیتا ہے۔ ہزاروں روپے اور بیش قیمت وقت کا بڑا حصہ خواہ مخواہ جھوٹی رسومات کی نظر ہو جاتا ہے۔

(۳) سب کچھ جھوٹا، نقلی اور ڈرامہ سا دکھائی دیتا ہے۔ جھوٹے وعدے، قسمیں، عہد و پیمان اور دلاسے نوجوان نسل کو تباہ کر رہے ہیں۔ ازدواجی و عائلی زندگی میں نفرت، جدائی، زخم در زخم اور شرمندگی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

(۴) جو تہوار وقت کے ساتھ ساتھ رومی تہذیب میں ختم ہو گیا اسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی بوسیدہ اور بدبودار لاش کو نکال کر اسے بڑی خوشبوئیں لگا کر سجانے اور اس پر خوشیاں منانے کی کوشش کی جائے۔

(۵) محبت کی ان جھوٹی غلام گردشوں اور دلدلوں میں پھنسے ہوئے مسیحی نوجوان دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اسی میں غرق ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے اذہان انہی سوچوں اور خیالوں میں مصروف رہ رہ کر دیگر کاموں کی طرف سے ماؤف ہو کر رہ گئے ہیں۔ دن رات انہی چکروں میں چکر کھا کھا کر وہ اپنی شخصیت اور کردار کو داغدار کر

رہے ہیں اور اپنی شخصی، خاندانی، کاروباری و تعلیمی اور کلیسیائی ذمہ داریوں سے باغی اور مفرور ہو رہے ہیں۔ یہ بڑی وجہ ہے کہ آج ہماری کلیسیاؤں میں یوتھ برائے نام رہ گئی ہے۔

(٦) دفتر وغیرہ جیسی جگہوں پر کام کرنے والے مسیحی جوان بہن بھائی گمراہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ غیر شادی شدہ کے علاوہ شادی شدہ مرد و خواتین بھی اپنے/اپنی شریکِ حیات کو دھوکا دے رہے ہیں اور اپنے کولیگ دوستوں کے ہمراہ، نامحرموں اور غیر مسیحیوں کے ساتھ اخلاق سوز phone calls, sms کے تبادلے اور dating جیسے افعال بد کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(٧) میں بائبل مقدس پر دل سے ایمان رکھنے والا مسیحی ہوں۔ بائبل مقدس ہمیں سیر حاصل تعلیم دیتی ہے کہ محبت کیا ہے اور ہمیں کس سے اور کس طرح محبت کرنا ہے اور بائبل مقدس دنیا کی اور دنیا سے محبت کی مکمل نفی کرتی ہے اور واضح طور پر لکھا ہے کہ "۔۔۔کیا تمہیں نہیں معلوم کہ دنیا سے دوستی رکھنا خدا سے دشمنی کرنا ہے" (یعقوب 4:4) یعنی دنیا کی محبت خدا سے نفرت اور دشمنی کے مترادف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کی محبت، خدا کی محبت کی ضد ہے۔ کیا ہم خدا سے دشمنی مول لے سکتے ہیں؟ ہمیں خبردار ہونے کی ضرورت ہے!

(٧) میں نے جب سے یسوع مسیح کی بے مثال اور لازوال محبت کی حقیقت کو پہچانا ہے تو مجھے اس کی محبت کے سامنے دنیا کی ہر محبت ہیچ اور بیکار لگتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی بے پناہ محبت سے مجھے اور آپ کو خرید لیا ہے۔ اب ہم اپنے نہیں کہ اپنی مرضی کی محبتیں پالتے رہیں بلکہ ہماری محبت اب صرف اس کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے قیمت ادا کی ہے۔ کیونکہ اب ہم اپنے نہیں بلکہ قیمت سے خریدے گئے ہیں۔ (١۔کرنتھیوں ٦:٢٩۔٢٠)

۴۔ بائبل مقدس میں Valentine's Day سے ملتی جلتی سبق آموز مثالیں

شاید آپ بخوبی جانتے ہوں کہ آج Valentine's Day کے نام پر بدکاری نقطۂ عروج کو چھو رہی ہے۔ Valentine's Day سے کئی ایسی کہانیاں جنم لیتی ہیں جو سال بھر ہی نہیں بلکہ زندگی بھر کے لئے زندگیوں اور خاندانوں کو شرمندہ حال کر دیتی ہیں۔میں اور آپ ان سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آیئے ذرا بائبل مقدس میں سے چند ایسی مثالیں دیکھیں اور مَیں ان کو اپنے جوانوں کے سمجھنے کے لئے Valentine's Day کی رو سے پیش کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔

(ا) یعقوب کی بیٹی دِینہؔ اور سکم (پیدائش 34باب)

کلامِ مقدس میں یعقوب کی اکلوتی بیٹی کا ذکر ملتا ہے جس کا نام دِینہؔ تھا۔ ایک دن وہ ہماری آج کل کی مسیحی لڑکیوں کی طرح ملازمت کے سلسلے میں یا سیر کی غرض سے گھر سے اکیلی باہر نکلی۔ اس کی نیت اچھی تھی کیونکہ کلام بیان کرتا ہے کہ وہ ''اس ملک کی لڑکیوں کو دیکھنے کو باہر گئی'' (آیت 1)۔ وہ باہر نکلی اور چاہتی تھی کہ اس نئے ملک کی لڑکیوں کے رہن سہن، چال ڈھال بطورطریقوں (فیشن) کو دیکھے بھالے کیونکہ شاید وہ بھی ہماری آج کی بیشتر مسیحی لڑکیوں کی طرح کہتی ہوگی ''جیسا دیس ویسا بھیس'' یا ''فیشن کرنا ہی تو آج کل کا فیشن ہے''۔ وہ خداؔ سے بھی پیار کرتی ہوگی کیونکہ آخر وہ یعقوبؔ کی بیٹی تھی۔ چلتے چلتے وہ شہر میں آنکلی اور وہاں اسے اس شہر کی لڑکیاں تو شاید ملیں کہ نہیں البتہ اس شہر کے امیر حوی حمور کے بیٹے سکم نے اسے تاڑ لیا کہ یہ خوبصورت اجنبی لڑکی اس شہر میں نو وارد ہے۔ اس نے اس کو گھیر لیا اور یقیناً پوچھا کہ کہاں سے آئی ہے اور کہاں کو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ بات دور تک نکل گئی کیونکہ اس نے اپنی میٹھی چکنی چپڑی باتوں (فون کال، ایس ایم ایس) سے اسے ورغلا لیا اور پہلی ملاقات میں ہی اسے پھانس لیا یعنی جسے آج ہم ''پہلی نظر کی محبت'' کہتے ہیں۔ آخر اس نے اسے کہہ ہی ڈالا ''میری ویلنٹائن بنو گی؟'' لڑکا بھی خوبصورت اور امیر زادہ تھا یقیناً دِینہؔ بھی دل ہار گئی کیونکہ آیات میں حالات کو پڑھنے سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ تالی ایک ہاتھ نہیں بج رہی تھی بلکہ دِینہؔ بھی برابر کی شریک تھی کہ اطمینان سے بیٹھی اس نامختون، اجنبی اور غیر قوم کے جوان کی میٹھی باتیں سنتی رہی۔ نہ اسے اپنے بزرگ باپ یعقوبؔ کی عزت کا خیال رہا اور نہ اپنے غیرت مند بھائیوں کی غیر یادرہی اور ہولناک انجام آپ کے سامنے ہے۔ زنا کاری جیسا مکروہ فعل سرزد کر بیٹھی اور عمر بھر کے لئے احساسِ گناہ کی خلش اور اپنے خاندان میں شرمندگی اس کا مقدر بن گئی اور اس کے بعد وہاں ایسے قتلِ عام اور خونریزی کا ذکر ملتا ہے کہ خداؔ کی پناہ! مسیحی بہنو، بیٹیو! ہوش میں آؤ!!!

ان جھوٹی محبتوں سے سوائے شرمندگی اور رسوائی کے کچھ نہیں ملے گا۔ آج ہمارے معاشرے کی کتنی ہی نوجوان بیٹیاں اس ہوس کی بھینٹ چڑھ گئی ہیں۔ شیطان نے آج عورت کی عزت، عصمت اور مقام کو ارزاں اور نیلام کر دیا ہے۔ مرد تو پردے میں ہے مگر اس شہوت پرستی کی روح نے عورت کو اشتہاروں، بلبورڈز، لیبلز اور بازاروں میں نیم برہنہ کر کے رسوا کر دیا ہے۔ اس میں آج کی عورت کا بھی پورا پورا قصور ہے جو ہر بدلتے فیشن کی دلدادہ ہے۔ ٹی وی فلموں کی اداکاراؤں کی نقل کرنے والی، اپنے چہرے پر تہہ در تہہ کی لیپا پوتی کر کے خوبصورت نظر آنے والی، ننگے بازوؤں کی قمیضیں اور سر سے دوپٹے (خاندان کی عزت) اتار کر گھومنے والی ہماری ہی بہنوں بیٹیوں نے ہماری عزت کو معاشرے کی جوتی کی نوک پر دھر دیا ہے۔ معزز ماں باپ کے سامنے دھڑلے اور ڈھٹائی کے ساتھ موبائل فون پر کالیں اور تیزی سے ایس ایم ایس کرتی ہوئی، غیروں کے ساتھ دوستی رکھنے والی، قوم کی بیٹیاں اسی دِینہؔ کے نقشِ قدم پر رواں دواں ہیں۔ میری قوم کی بیٹیو، والدین اور غیرت مند بھائیو، ابھی ہوش میں آنے کی ضرورت ہے اس سے پیشتر کہ پانی سر سے گزر جائے!

(۲) سمسونؔ اور دلیلہ (قضاۃ 14باب)

ہائے سمسونؔ! خداؔ کا زبردست سورما! مگر افسوس کہ دلیلہ کو ''میری ویلنٹائن بنو گی؟'' ''مجھ سے شادی کرو گی؟'' کہنے کے چکر میں ہیرو سے زیرو ہو گیا۔ ایک زور آور ممسوح اور ماں کے پیٹ سے خدا کا نذیر مگر اسی ہوس پرستی کی روح نے اسی بھی دبوچ لیا۔ جب جب اس پر خداؔ کی روح نازل ہوتی اور وہ ہزار ہا دشمنوں کو ڈھیر کر دیتا مگر خود اسی نام نہاد محبت و عشق کی روح کی گرفت میں آکر وہ ایک دشمن قوم سے تعلق رکھنے والی دلیلہؔ نامی دوشیزہ کے آگے ڈھیر ہو گیا۔ اسے خداؔ نے بنی اسرائیل کو فلستیوں کے ہاتھوں سے رہائی کے لئے بھیجا مگر وہ نادان خود دلیلہ کی زلفوں کا اسیر ہو کر رہ گیا۔ ہائے افسوس، آزادی دلانے والا خود غلامی میں چلا گیا! انھی فلستیوں نے اس کی آنکھیں نکال دیں اور وہ ان کے سامنے سورما سے صرف ''سور'' بن کے رہ گیا اور حریفوں نے اس کی طاقت کا ''سرمہ'' بنا ڈالا کیونکہ وہ دانستہ طور پر گناہ کی ایسی

دلدل میں پھنس گیا جس سے نکلنا اس کے لئے ناممکن ہو چکا تھا۔ اپنی پسند کی شادی کے چکر میں بوڑھے ماں باپ کی نہ صرف حکم عدولی کی بلکہ ان کو رسوا بھی کیا اور خدا کے منصوبہ سے بھی نکل گیا اور انجام عبرتناک ہوا۔

سبب کیا تھا؟ یہ کیسے ہوا کہ نا قابلِ تسخیر ہیرو، خاک چاٹنے پر مجبور ہو گیا؟ یہ جناب آپ کی اسی نام نہاد جھوٹی محبت کی روح کا کمال ہے جس میں آج ہماری نوجوان نسل اندھا دھند بڑھتی جا رہی ہے اور ہمارے خاندانوں کے خاندان اور کلیسیائیں سمسونوں سے بھرتی جا رہی ہیں۔ یہی تو سبب ہے کہ ہم اجتماعی قوت میں کمزور ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ ہمارے سورما، خدا کے بھیجے اور بلائے ہوئے نوجوان، جنہیں خدا اپنی خدمت اور جلال کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے وہ اپنی دلیلاؤں کے زانوؤں پہ سر دھرے اور آنکھیں موندے پڑے ہیں۔ کئی جھوٹی محبتوں نے انھیں نہتا اور کمزور کر دیا ہے ایسا کہ خدا کا روح جو کسی وقت میں زور سے ان پر نازل ہوتا تھا، ان سے جدا ہو چکا ہے اور وہ اس بات سے بے خبر خوابِ غفلت اور اپنی اس ہوس بھری محبت کے نشہ میں مست ہیں۔ اے مسیحی جوانو، بھائیو، بیٹو! خدارا جاگ جاؤ!!!

کب تک ان دلیلاؤں کے پیچھے بھاگتے رہو گے؟ اتنے عرصہ سے اپنا قیمتی وقت برباد کر رہے ہو، کیا ملا ہے؟ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ شیطان نے آپ کو اپنی کٹھ پتلی بنا رکھا ہے؟ ذرا سوچو تو سہی! کیا آپ مسیحی غیرت کا مظاہرہ کر کے خود بھی اس آگ سے نکل سکتے اور دوسروں کو بھی جھپٹ کر نکال سکتے ہیں؟ خدا آپ کو سمسون کی طرح دوبارہ زور دے کر بحال کر سکتا ہے مگر ضرورت اپنی حالت کو پہچاننے، اپنے گناہ سے توبہ کرنے اور خدا کو پکارنے کی ہے۔ سمسون نہیں بلکہ یوسف بنیں جس نے فوطیفار کی بیوی کی صورت میں گناہ کے مواقع میسر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو گناہ سے دور رکھا۔ اے خدا! میری جوان نسل کی آنکھوں کو کھول دے!!! (آمین)

سبق: کیا یہ دونوں واقعات ہماری آج کی نسل کی غمازی نہیں کرتے؟ اس کے علاوہ داؤد، سلیمان جیسی کئی دیگر مثالیں بھی موجود ہیں مگر سمجھدار کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔

بہنو بیٹیو! مقدسہ مریم جیسا اور بھائیو بیٹو! یسوع جیسا پاکیزہ طرزِ زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرو۔

؎ جوان بھلا کس طرح صاف رکھے گا اپنا راہ
تیرے کلام دے موافق چلے رکھے اوہدے تے نگاہ

۵۔ محبت دراصل کیا ہے اور ہمیں کیسی محبت کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟

محبت ایک بہت وسیع مضمون ہے۔محبت کیا ہے؟ محبت ایک لطیف، پاکیزہ اور الٰہی جذبے کا نام ہے۔محبت کا دائرہ کار بہت بڑا ہے جس میں سب سے پہلے خدا سے محبت، والدین سے محبت، بہن بھائیوں سے محبت، ازدواجی محبت وغیرہ شامل ہیں۔محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے اسلئے جہاں تک پاکیزگی کارفرما نظر آئے وہاں محبت کی تصدیق کی جاسکتی ہے مگر جہاں پاکیزگی اور احترام مفقود ہو وہ محبت نہیں بلکہ ہوس ہے۔اور یہاں میں برملا کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم Valentine's Day کی جس محبت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں وہ دراصل محبت (love) نہیں بلکہ ہوس (lust) ہے۔میں مزید تفصیل میں پڑنا نہیں چاہتا مگر ایک جامع تحریر کے ذریعے سے حالاتِ موجودہ پر اپنے دلی تاثرات بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ شاید کسی گمراہ کی بہتر رہنمائی ہوسکے۔

یہاں مَیں محبت کو دو عمومی پیمانوں کے اعتبار سے بیان کرنا چاہتا ہوں: (۱) دنیاوی محبت اور (۲) الٰہی محبت۔

(1) دنیاوی محبت (غیر حقیقی):

اس دنیا میں آج محبت کا لفظ اپنی حقیقت کھو بیٹھا ہے۔میں یہاں ماں باپ یا بہن بھائیوں کی پاکیزہ و برادرانہ محبت کی بات نہیں کرنا چاہتا بلکہ میرا موضوع وہ محبت ہے جس میں آج کا نوجوان طبقہ گرفتار ہے۔شاید آپ میرا اشارہ سمجھ رہے ہیں؟ جی ہاں میں عاشقانہ محبت کی بات کر رہا ہوں جسے آپ اور مَیں اپنی اپنی گلیوں بازاروں، خاندانوں اور افسوس کہ کلیسیاؤں میں بھی موجود نوجوانوں اور جوانوں کی آنکھوں میں وافر مقدار میں دیکھ سکتے ہیں۔

ذرا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس محبت کی چند صفات آپ کے سامنے رکھوں:

- یہ محبت نہیں بلکہ مخالف جنس کی کشش ہے جسے محبت کا نام دے دیا جاتا ہے۔بات تو دل کی کی جاتی ہے مگر مرکزِ نگاہ بدن یا چہرہ ہوتا ہے اسی لئے خوبصورتی یا دولت اس کا ترجیحی پیمانہ ہوتی ہے۔
- یہ محبت محض وقت گزاری بھی ہوسکتی ہے مگر یہی وقت گزاری بعد میں گلے پڑجاتی ہے اور انسان "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" کے مصداق رونے پیٹنے اور اندر ہی اندر گھلنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتا۔بعد میں جب ان کے بچے جوان کر ایسی یا ان سے بڑھ کر "حرکتیں" کرتے ہیں تو پھر ان کو منع کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔
- یہ محبت جھوٹی ہوتی ہے اور احساسِ محرومی و کمتری پیدا کرتی ہے۔
- یہ محبت قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ وقتی جھوٹے دلاسوں اور عذر بہانوں اور فریب پر قائم ہوتی ہے۔
- یہ محبت صاف دامن کو داغدار کردیتی ہے اور جب انتہائی حدوں کو چھونے لگتی ہے تو دربدر رسوا کردیتی ہے۔
- یہ محبت انسان کو حقیقی اور الٰہی محبت سے دور کردیتی ہے۔
- یہ محبت جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی پیدا کرتی ہے۔
- یہ محبت خوف پیدا کرتی ہے کیونکہ ایسا شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے اور معاشرے کی پابندیوں اور ضمیر کے ہاتھوں پریشان رہتا ہے۔
- اس محبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کے نزدیک محبت (LOVE) کی حقیقت فقط یہ ہے:

L = Land of sorrow	(دکھ کی سرزمین)
O = Ocean of trears	(آنسوؤں کا سمندر)
V = Valley of death	(موت کی وادی)
E = End of life	(زندگی کا خاتمہ)

(2) الٰہی محبت (حقیقی):

حقیقی محبت دراصل وہ ہے جو خدا نے ہمارے دلوں میں اپنے لئے اور دوسرے انسانوں کے لئے جاگزین کی ہے۔ اسے الٰہی محبت کہا جاتا ہے۔ یہ محبت خدا نے ہر انسان کے باطن میں رکھی ہے۔ جس کے باعث انسان خدا کی تلاش کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے۔ مگر اس محبت کے دو رُخ ہیں یعنی خدا سے بھی محبت اور دوسرے انسانوں سے بھی محبت۔ خدا سے محبت تو کسی خرابی کا شکار نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا پاک ہے لیکن ہم اس محبت کو جب انسانوں کی جانب بڑھانے لگتے ہیں تو بگاڑ پیدا کر بیٹھتے ہیں کیونکہ ہم اجنبی انسانوں سے محبت کے نام پر ہوس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ محبت انسانوں کے مابین ابھی موجود ہے یعنی کلیسیائی محبت کی صورت میں۔ خدا کے گھر میں ہم سب بہن بھائیوں اور خدا کے برگزیدہ فرزندوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور جب کبھی میں الٰہی محبت کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے الٰہی محبت کا عظیم ترین نشان، صلیب یاد آ جاتی ہے۔

صلیب کے نشان میں محبت کا مکاشفہ:

آپ جانتے ہیں کہ صلیب کے نشان کا خاکہ بناتے وقت ہم پہلے اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچتے ہیں اور پھر دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں۔ یہی الٰہی محبت کا اصول بھی ہے۔ یعنی الٰہی محبت اوپر سے نیچے آتی ہے یعنی خدا کی طرف سے ہم انسانوں میں اور پھر ہم انسان اسے نیچے سے اوپر یعنی خدا سے محبت اور پھر دائیں اور بائیں پھیلاتے ہیں یعنی دوسرے انسانوں سے بھی الٰہی محبت۔ اس محبت کو یونانی زبان میں "اگاپے (agape) کہا گیا ہے یعنی الٰہی و برادرانہ محبت"۔

آیئے اب ذرا اس الٰہی محبت کی چند صفات دیکھیں:

- یہ محبت سراسر پاک اور مقدس ہوتی ہے کیونکہ اس میں خدا، بذاتِ خود شامل ہوتا ہے۔
- یہ محبت بے غرض اور بے ریا ہوتی ہے جس کی مثال یوحنا ۱۶:۳ سے یوں ملتی ہے کہ "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔۔۔"
- یہ محبت سچی ہوتی ہے اور اعتماد، ایمان اور بھروسہ پیدا کرتی ہے۔
- یہ محبت دائمی، لازوال اور انمول ہوتی ہے۔
- یہ محبت آنکھوں پر حیا، احترام اور پاکیزگی کی دبیز پٹی باندھ دیتی ہے۔
- یہ محبت ہمیں انسانیت کی قدر کرنا سکھاتی ہے کہ ہم خدا کی مخلوقات کو خدا کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
- یہ محبت ایمانداروں کی برکت اور روحانی قوت کا بھید ہے۔
- یہ محبت ہماری زندگیوں میں ابدی اطمینان اور شادمانی کا باعث بنتی ہے۔
- یہ محبت حیادار، صابر اور مہربان ہے اور بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔
- یہ محبت خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ کوئی قانون، کوئی شریعت اور کوئی ضابطہ اس محبت کا مخالف نہیں۔
- یہ محبت، روح کا پہلا پھل ہے۔ خداوند کا خوف اور روح القدس کی معموری و حضوری ہم میں یہ پھل پیدا کرتی ہے۔
- ایسی محبت رکھنے والے لوگوں کے نزدیک محبت (LOVE) کی حقیقت قطعی مختلف ہوتی ہے یعنی:

L = Long suffering	(تحمل)
O = Obedience	(تابعداری)
V = Victory	(فتح مندی)
E = Eternal life	(ابدی زندگی)

ہمیں اسی الٰہی و حقیقی محبت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ہم انسانوں سے محبت ضرور رکھیں مگر پاک اور بے ریا محبت۔ جیسی محبت خدا انسانوں سے رکھتا ہے۔

٦۔ بائبل مقدس کے مطابق محبت کی چار اقسام

بائبل مقدس، جوحیاتِ انسانی کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہےاورزندگی کے ہر حصے کامکمل احاطہ کرتی ہے، میں انسانوں کے مابین محبت یااس سے ملتے جلتے جذبے کےاظہار کے لئے چار مختلف یونانی اصطلاحات ملتی ہیں جن کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

١۔ Eros (ایروس): یہ اصطلاح بائبل مقدس میں ہوبہونہیں ملتی مگراس کی وسعت میں آنے والے جذبے کی تشریح موجود ہے۔گرامر کی رو سے یہ ایک اسمیہ اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے ''جنسی کشش، ہوس یا خواہش''۔اس کابراہِ راست تعلق جسم سے ہوتا ہےیعنی جسمانی پسندیدگی یا کشش۔انگریزی زبان کالفظ ''erotic'' کواسی یونانی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے جس کامطلب ہے''شہوانی، عاشقانہ، جنسی''۔یہ جذبہ کسی بھی جنسِ مخالف کودیکھ کرابھرتا ہےاوراس کاتعلق ہمارے جسمانی جذبات اوراحساسات سے ہوتا ہےاورمقصدفقط اپنی جسمانی ہوس کی تسکین ہوتی ہے۔یہ جذبہ اپنی شدید حالت میں حیوانیت وشہوانیت کو پیدا کرتا ہےاورشرم و حیاسے عاری ہوتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ آج محبت کے نام پر eros کا ڈھنڈوراپیٹا جارہا ہے۔eros پر مشتمل گانے، رقص، فلمیں، میگزین اوراشتہارات نے لوگوں کی نگاہ سے شرم وحیا کونوچ لیا ہے۔اس جذبے نے لوگوں کودھوکےاورمغالطے میں ڈال رکھا ہےاوروہ اسے محبت کا نام دے کرخودفریبی اورخسارے کی زندگی گزار رہے ہیں۔بائبل مقدس میں مثال: داؔوداوربت سبؔع۔

٢۔ Storge (اسٹورج): یہ گرامر کی رو سےاسم ہےاوراس کا مطلب ہے''برادرانہ وخاندانی الفت''۔اورفطری محبت اورپیار کا جذبہ ہے جووالدین، بچوں، بہن بھائیوں اوررشتوں کے مابین پایا جاتا ہےاوراس میں شرم وحیااورعزت وعصمت کوملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔یہ خدؔا کی نعمت ہےاورپاکیزہ قسم کی محبت ہے۔دنیوی اعتبار سےاس کی سب سے اعلیٰ مثال ماں کی مامتاہے۔بائبل مقدس میں مثال: یعقوب اوراس کابیٹا یوسف۔

٣۔ Philia (فیلیا): یہ گرامر کی رو سےاسم فعل ہےاوراس کا مطلب ہے''کسی ہم جنس شخص یاچیز میں خصوصی دلچسپی یالگاؤرکھنا، دوستی کرلینا، عزیز جاننا، کسی کواپنے قریب رکھنا''۔اس قسم کی محبت میں وہ لوگ آتے ہیں جن سے ہم کلاس فیلو، کولیگ یاپڑوسی ہونے کے ناطےایک خاص تعلق قائم کرلیتے ہیں کیونکہ ہماری دلچسپی اورسوچ میں ایک یکسانیت پائی جاتی ہے تاکہ ایک دوسرے کی مدد کی جائےاورہم ان کواپنے بہترین دوست سمجھتے ہیں۔ان کے ساتھ وقت گزارنے اوران کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنے میں ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔یہ جذبہ خونی رشتوں سے باہرخونی رشتوں جیسی پاکیزہ شرم وحیاوالی محبت کا اظہار ہےمگراس میں کہیں نہ کہیں خودغرضی اورذاتی اناضرورشامل ہوتی ہے۔بائبل مقدس میں Philadelphia ایک شہر کانام ہےجس کا مطلب ہے''برادرانہ محبت کاشہر''۔

بائبل مقدس میں مثال: داؔؤداورساؤل کابیٹا یونتؔن۔

۴۔ Agape (اگاپے): یہ بھی گرامر کی رو سےاسمیہ اصطلاح ہےاوراس کا مطلب ہے''پاک، الٰہی، بےلوث، غیرمشروط محبت''۔یہ وہ محبت ہے جوخدا ہم سے روارکھتاہےاوریہ بائبل مقدس کامرکزی پیغام ہے۔''خدانے دنیاسے ایسی محبت (اگاپے) رکھی ۔۔۔۔''اسے بائبل مقدس میں اس محبت سےتشبیہ دی گئی ہے جس میں قربانی اورجان تک دینے کا جذبہ پایا جائے جیسے کہ مسیح کی ہم سے محبت۔بلاشبہ یہ محبت کی غیرمعمولی قسم ہے جوہرقسم کی فطری وجذباتی محبت سے بالاتر ہے۔اس محبت سے متعلق بائبل مقدس میں دوبڑے حکم دیئے گئے ہیں''اپنے سارے دل اوراپنی ساری جان اوراپنی ساری طاقت اوراپنی ساری عقل سے خداونداپنے خدا سے محبت (اگاپے) رکھ اوراپنے پڑوسی سے اپنے مانند محبت (اگاپے) رکھ''۔یعنی اس میں خدؔا سےاوراپنے ہم جنس انسانوں سے محبت دونوں شامل ہیں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں سے بھی۔یہ خالص مسیحی محبت ہے جوہرمسیحی کی پہچان اورشناخت ہونی چاہئے اورکلیسیاء کے اندراورباہرہرجگہ نظرآنی چاہئے۔اس سے دل میں خدا کا خوف، آنکھوں میں حیااوربرتاؤمیں پاکیزگی پائی جاتی ہے۔اگاپے محبت، ایروس قسم کی ہوس کی ضد ہے۔

بائبل مقدس میں مثال: ابتدائی کلیسیاءاورا۔کرنتھیوں ١٣باب۔

☆

۷۔ Valentine's Day، محبت کے بانی خدا کی نگاہ میں

خدا محبت ہے۔خدا رحیم وکریم بھی ہے مگر غیور بھی۔''کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں''(خروج ۲۰:۵)۔

سارے دن خدا کے بنائے اور ٹھہرائے ہوئے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ ۱۴فروری کا دن خدا کے نزدیک ایک مکروہ اور ناپاک دن بن کر رہ گیا ہے۔کیونکہ وہ ''سب کچھ'' دیکھتا اور جانتا ہے۔اس دن جس طرح محبت کے پاک جذبے کی پامالی ہوتی ہے خدا کی آنکھیں نمناک اور دل ملول ہوتا ہوگا۔یہی کام ہزاروں سال قبل نوحؔ اور لوطؔ کے زمانہ میں ہوتے تھے اور خدا کو طوفان بھیج کر انسان کو صفحۂ ہستی سے مٹانا پڑا۔کاش ہم باز آجائیں!

خدا چاہتا ہے کہ انسان صرف اور صرف اس سے اعلیٰ ترین محبت (اگاپے) کرے مگر نادان انسان ہوس کی تسکین کے چکر میں محبت کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی غیرت اور اپنے مسیحی ایمان کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

خدا کے ابدی اور لاتبدیل کلام میں محبت کرنے کا واضح حکم دیا گیا ہے مگر بائبل میں جس محبت کی تعلیم دی گئی ہے وہ اس دنیا کی محبت کے برعکس ہے۔بائبل مقدس میں ہمیں صاف اور حکم دے کر تلقین کی گئی ہے کہ ہماری اولین محبت خدا سے ہونی چاہئے۔

''سن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ'' (استثناء۶:۴۔۵)

یسوع نے خدا سے محبت (اگاپے) کے حکم کو سب سے پہلا اور بڑا حکم اور اپنے پڑوسی سے محبت (اگاپے) کو دوسرا حکم قرار دیا:

''یسوعؔ نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سن۔خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں''۔(مرقس ۱۲:۲۹۔۳۰)

پھر یسوعؔ نے یہ بھی کہا کہ:

''اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی (محبوب یا محبوبہ) اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہوسکتا''(لوقا ۱۴:۲۶)

قصہ مختصر، ہمیں خداوند اپنے خدا سے محبت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور جب ہم خدا سے اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھیں گے تو کسی دوسرے کے لئے جگہ نہیں بچے گی۔اس سے یہ مراد قطعاً نہیں کہ ہم اپنے ہم جنس انسانوں سے محبت نہ کریں بلکہ ترتیب یوں ہونی چاہئے:

اول: خدا سے محبت

دوم: والدین سے فطری محبت

سوم: بہن بھائیوں، بیوی بچوں، ناتے داروں اور دیگر انسانوں سے پاکیزہ محبت

یاد رکھئے: محبت کا جذبہ جب تک حرص وہوس سے پاک ہے وہ درست اور بائبل کے عین مطابق ہے لیکن جہاں ذاتی مفاد، مطلب پرستی، خودغرضی اور جنسی تسکین کا اظہار ہو وہ محبت نہیں بلکہ حرص وہوس ہے جس سے کلام ہمیں صاف صاف منع فرماتا ہے۔

۸۔ کس سے محبت رکھیں؟

اوپر کے حصے میں، میں مختصراً عرض کر چکا ہوں کہ آپ کو اول خدا سے، دوم اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے اور سوم اپنے پڑوسیوں، عزیز و اقارب اور دوستوں سے پاکیزہ محبت رکھنی چاہئے۔ مگر اس کے علاوہ دو باتوں پر میں خاص تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ محبت رکھیں:

اول، اپنے منجی خداوند یسوع سے:

ہمارا محبوب یسوع ہے، یسوع ہے اور صرف یسوع ہے۔ ہمارے دل، جان، طاقت اور عقل کا وہ واحد مالک ہے اور ہمارے دل پر اس کا راج بلا شرکت غیرے ہونا چاہئے۔ مسئلہ ہی تو یہی ہے کہ چونکہ ہمارے دل میں اس کی محبت پوری طرح سے نہیں سما پاتی اور جگہ خالی رہنے کی وجہ سے دوسری قسم کی جھوٹی محبتوں کے لئے دروازہ کھلا رہتا ہے۔ یہ دل ہمارا یسوع کے لئے بنا ہے نہ کہ کسی اور کے لئے۔ مگر ہم روحانی طور پر ٹھہرے دل پھینک! یسوع ہمارا حقیقی محبوب بننا اور رہنا چاہتا ہے کیونکہ وہ نہ صرف ہمارا خالق و مالک ہے بلکہ وہ ہمارا نجات دہندہ بھی ہے اور ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اس نے ہم سے ایسی بے لوث اور بے ریا محبت رکھی کہ اپنی جان ہماری خاطر صلیب پر قربان کر دی۔ جس طرح اس نے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل پطرس سے کہا "کیا تو مجھے عزیز رکھتا ہے؟" اسی طرح آج وہ ہم سے سوال کرتا ہے کہ "کیا تو مجھ سے محبت رکھتا / رکھتی ہے؟" یاد رکھیں کہ مسیح سے محبت کا اقرار کرنے والے کسی اور کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتے۔ آپ یسوع کے ساتھ اقرارِ محبت کرنے کے بعد شیطان کے ساتھ فلرٹ نہیں کر سکتے۔

ہم مسیح سے محبت اسلئے کریں کیونکہ محبت ہم نے نہیں بلکہ پہلے اس نے ہم سے کی ہے۔ "ہم اس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی۔۔۔" (۱۔یوحنا ۴:۱۹)۔ "اس سے زیادہ محبت کوئی نہیں دکھاتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے" (یوحنا ۱۵:۱۳)

وہ آپ کا نجات دہندہ ہے۔ اس نے آپ کے لئے اپنی قیمتی جان دی ہے۔ وہ آپ کو وہ محبت دے سکتا ہے جو کوئی اور نہیں دے سکتا۔ کسی دوسرے انسان نے آپ کے لئے کیا کیا ہے؟ "میں تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہوں؟" یہ دعویٰ اب اقرار نہیں بلکہ بیکار ہو چکا ہے کیونکہ جھوٹا وعدہ ہے۔ مگر یسوع کی محبت سچی اور ابدی ہے کیونکہ اس نے جان دے کر ثابت کیا ہے۔ وہ آپ سے کبھی بے وفائی نہیں کرے گا بلکہ پاک الٰہی محبت کو سمجھنے اور نبھانے میں مدد فرمائے گا۔ مگر فقط آپ کو کرنا یہ ہے کہ ہر قسم کی جھوٹی محبت سے توبہ کر کے یسوع کو اپنے دل کا محبوب بنانا ہے یعنی اپنا سارا دل یسوع کو دے کر یہ کہنا ہے کہ "اے یسوع میں دنیا کی تمام جھوٹی محبت و ہوس سے کنارہ اور توبہ کرتا ہوں۔ میں نے آج سے پہلے جتنا وقت اور وسائل ضائع کئے ہیں مجھے معاف فرما۔ میں اپنا دل تجھے دیتا ہوں۔ یہ جس حال میں بھی ہے اسے قبول کر لے اور اسے اپنے قیمتی لہو سے پاک صاف کر کے خدا کے لائق بنا دے۔ میں تیرا شکر کرتا ہوں۔ آمین!"

آپ کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ ایک دفعہ یسوع ہیکل میں گیا تو وہاں خرید و فروخت ہو رہی تھی اور مختلف قسم کے سوداگر وہاں اپنا اپنا کاروبار کر رہے اور ہیکل کو ناپاک کر رہے تھے۔ یسوع جو غیور خدا ہے اسے غیرت آئی اور اس نے رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کو وہاں سے باہر کر دیا۔ اگر آج آپ سمجھتے ہیں کہ آج سے پہلے آپ کے دل کی ہیکل میں یسوع کے علاوہ کسی اور کی محبت بسی ہوئی تھی جس نے آپ کے دل سمیت پورے وجود کو داغ دار کر ڈالا ہے تو آج ہی اس محبت کو اپنے دل سے کھرچ نکالیں یا یسوع کو موقع دیں کہ وہ اس جھوٹی محبت کی تمام بدروحوں، تاثیروں، شخصیتوں اور سوداگروں کو کوڑے مار مار کر باہر نکال دے اور پھر بلند آواز سے کہے: "یہ اب سے میرا گھر ہو گا اور میں اس کا محبوب اور بادشاہ۔ میرا گھر دعا کا گھر ہو گا!" ہالیلویاہ!

یسوع مسیح کی ذاتِ مبارکہ سے متعلق ایک خاص بات میں آپ کے گوش گزار کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتا ہوں کہ شاید آپ یا دوسرے دوست یہ خیال کریں کہ اس دنیا میں رہتے ہوئے نام نہاد محبت اور عشق معشوقی کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے تو میرے عزیز یسوع کی مثال سے بہترین مثال میں آپ کو نہیں دے سکتا۔ یسوع کو دیکھئے۔ وہ کامل انسان تھا۔ اس نے بھی اپنی جوانی کے بہترین ایام اس دنیا میں رہ کر گزارے۔ اس کے زمانے کے اعتبار سے بھی دنیا جدید اور ماڈرن ہی تھی۔ سب کچھ اس کے گرد بھی موجود تھا مگر اس نے اس دنیا کی جھوٹی محبتوں کے پھندوں سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ یہ اس نے کیسے کیا؟ اس نے اپنے مشن پر نگاہ رکھی۔ اس نے اپنے آپ کو اس دنیا میں الجھنے نہ دیا۔ مریم مگدلینی کی صورت میں اس کے سامنے ایک فاحشہ آئی مگر اس نے اسے بھی تبدیل کر کے رکھ دیا! کیا آپ بھی

ایسا کرسکتے ہیں؟ جی ہاں!

دوم، بائبل مقدس سے:

اگر مسیح کی محبت آپ کے دل میں زندہ، تابندہ اور قائم ہے تو آپ اپنے محبوب یسوع المسیح کے کلام سے بھی پیار کریں گے۔ یسوع نے کہا تھا کہ: "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر بھی عمل کرو گے" (یوحنا ۱۴:۱۵) یسوع کے حکم اس کے کلام یعنی بائبل مقدس میں درج ہیں۔ جو یسوع سے پیار کرتے ہیں وہ اس کے کلام سے بھی پیار کرتے ہیں۔ آج میں نوجوانوں میں یسوع اور بائبل سے محبت میں بڑی سرد مہری دیکھتا ہوں۔ یسوع سے محبت نہ ہونے کی وجہ سے ہماری مسیحی یوتھ چرچ، عبادت، دعا، پرستش اور بائبل کا مطالعہ کرنے سے باغی ہے۔

ایک المیہ:

آج المیہ یہ ہے کہ ہم اپنی روحانی مسیحی ترقی کے معیار بڑی تیزی سے کھو رہے ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ انھیں مسخ اور تبدیل کر رہے ہیں۔ آج کے نوجوان کے ہاتھ میں بائبل کی جگہ موبائل فون ہے۔ یہ کہنا بڑی شرمناک بات ہے کہ مگر کیا کریں یہی کڑوی حقیقت ہے۔ جن ہاتھوں، آنکھوں اور زبانوں کو بائبل پکڑنی، کھولنی اور پڑھنی چاہئے تھی ان کا لگاؤ آج موبائل پر دن رات ملے جلے ایس ایم ایس اور ایم ایم ایس پڑھنے، دیکھنے اور فوراً آگے بھیجنے میں ہے۔ صبح ہوتے ہی گڈ مارننگ کے میسج موصول کرنے اور بھیجنے میں آپ جتنا وقت لگاتے ہیں اگر اتنا وقت ہی بائبل پڑھنے میں لگائیں تو دن کا آغاز زیادہ بہتر ہو سکتا ہے۔ مجھے بتائیے کہ آپ چوبیس گھنٹوں میں بائبل زیادہ دیر پڑھتے ہیں یا موبائل کا استعمال زیادہ کرتے ہیں؟ میری آپ کے لئے ایک نیک صلاح یہ ہے کہ خدا کے واسطے ۲۴ گھنٹوں میں بائبل کا باقاعدہ مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں اور جس وقت آپ بائبل کا مطالعہ کریں اس دوران اپنا موبائل فون آف کر دیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ خدا کے کلام کا مطالعہ اور دعا کر سکیں۔ خدا کے ساتھ بات کرنے اور اس کی سننے سے بڑھ کر کسی اور کی بات نہیں ہو سکتی۔

یہاں میں آپ کے سامنے بائبل مقدس اور موبائل فون کے استعمال میں ایک مختصر موازنہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حالت کہاں تک پہنچ چکی ہے:

موبائل فون	بائبل مقدس
۱۔ دن کا زیادہ وقت اسے دیتے ہیں۔	۱۔ کوئی وقت نہیں یا ہے تو بہت کم اور کبھی بلا ناغہ نہیں۔
۲۔ گندے سے بھرے نت نئے ایس ایم ایس۔ بڑی دلچسپی!	۲۔ پاکیزگی پر مبنی الٰہی پیغامات۔ کوئی دلچسپی نہیں!
۳۔ نہایت فکر کے ساتھ چارج کرتے اور سنبھال سنبھال رکھتے ہیں۔	۳۔ کھولنے اور شاید دھول صاف کرنے کی بھی فرصت نہیں۔
۴۔ موبائل اپنی جیب / پرس میں رکھتے ہیں۔	۴۔ پاکٹ سائز بائبل کی کبھی شکل تک نہیں دیکھی۔
۵۔ اگر اسے گھر پر بھول جائیں تو واپس بھاگتے ہیں۔	۵۔ سدا کی بھولی ہوئی چیز کو کیا بھولنا!
۶۔ ایک فون، دو دو تین تین سم کارڈز، چارجر، ہینڈز فری، میموری کارڈ	۶۔ ایک بائبل، نوٹ بک، گیتوں کی کتاب، مگر۔۔۔؟
۷۔ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے اس کے بغیر جینا مشکل ہے۔	۷۔ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے جینے کیلئے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔
۸۔ موبائل فون تحفے میں دینا اور لینا پسند کرتے ہیں۔	۸۔ سب سے قیمتی تحفہ مگر سب سے کم دیا جاتا ہے۔
۹۔ سفر کے دوران موبائل کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔	۹۔ سفر کے دوران بائبل ساتھ میں رکھنے کی عادت نہیں ہے۔
۱۰۔ ایمرجنسی میں اس کی طرف بھاگتے ہیں۔	۱۰۔ ایمرجنسی میں اس کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔
۱۱۔ تھوڑی دیر نہ ملے تو پورا گھر سر پر اٹھا لیتے ہیں۔	۱۱۔ گھر میں کبھی یہ کہا ہے کہ "میری بائبل کہاں ہے؟"
۱۲۔ گھر بھر میں ہر شخص کا اپنا اپنا ذاتی موبائل ہوتا ہے۔	۱۲۔ پورے گھرانے کی ایک ہی مشترکہ بائبل۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک خاتون نے جو مطالعے کی بہت شوقین تھی ، ایک نئی کتاب خریدی جس کے مصنف کا نام "ولیم جوزف (ایک فرضی نام)" تھا۔ جب اس نے وہ کتاب گھر لا کر پڑھنی شروع کی تو ابتدائی چند صفحات کے بعد ہی اکتا گئی اور اس کتاب کے باہر بڑے بڑے حروف میں لکھ دیا "دنیا کی بورترین کتاب"۔ کچھ عرصے بعد اس کی شادی ہوئی۔ چونکہ وہ خود ادب سے وابستگی رکھتی تھی تو اس نے ایک ادیب اور مصنف سے شادی کی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد جب وہ اپنی لائبریری کی جھاڑ پونچھ کر رہی تھی تو کتابوں کو ترتیب سے رکھتے ہوئے ایک کتاب پر اس کی نظر پڑی جس پر لکھا ہوا تھا "دنیا کی بورترین کتاب"۔ اس نے سرسری سے انداز میں اس کتاب کو اٹھایا اور کھولا۔ جب مصنف کا نام دیکھا تو ٹھٹھک گئی۔ مصنف کا نام لکھا تھا "ولیم جوزف"۔ وہ بھاگی بھاگی اپنے شوہر کے پاس پہنچی اور پوچھا کیا یہ واقعی آپ کی تصنیف ہے تو شوہر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ وہیں صوفے پر ڈھیر ہو گئی اور اپنے محبوب شوہر کی تحریر پڑھنے لگی۔ جوں جوں وہ پڑھتی گئی اسے ہر لفظ میں ایک عجیب سی چاشنی اور سرور محسوس ہونے لگا اور اس نے ایک ہی نشست میں پوری کتاب پڑھ ڈالی۔ کتاب ختم کرنے کے بعد اس نے نہ صرف ایک عمدہ تحریر لکھنے پر شوہر کو مبارکباد دی بلکہ سرِ ورق پر "دنیا کی بورترین کتاب" کی جگہ "دنیا کی دلچسپ ترین کتاب" لکھ ڈالا۔ سبب یہ تھا کہ جب اسے معلوم ہوا کہ یہ اس کے پیارے شوہر کی تحریر ہے تو اس کے ذہن اور مطالعے کی حالت مختلف ہو چکی تھی اور وہی بورترین کتاب اس کے لئے دلچسپ ترین کتاب بن گئی۔ یہی سلوک ہم کتاب عظیم یعنی بائبل مقدس سے کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بار جب مسیح کی محبت ہمارے دلوں میں موجزن ہو جائے گی تو یہی بائبل ہمارا اوڑھنا بچھونا بن جائیگی۔

پھر مجھے افسوس ہے ان نوجوان بہن بھائیوں پر جو تعلیم میں ہیں یعنی طالبہ/طالب علم ہیں۔ افسوس کہ آپ دن میں کم از کم پانچ گھنٹے لگاتار، پانچ سے آٹھ نصابی کتابیں تو پڑھ اور یاد کر سکتے ہیں مگر ہمیشہ کی زندگی سے بھرپور ایک کتاب، بائبل آپ سے سارا سارا دن پڑھی ہی نہیں بلکہ کھولی بھی نہیں جاتی۔ نصابی کتابیں پڑھنے کے لئے ہزاروں روپے لگاتے ہیں، ٹیوٹر رکھتے ہیں، مددگار کتب خریدتے اور دن رات محنت کرتے ہیں تاکہ کسی طرح امتحان میں سرخرو ہو سکیں مگر ایک کتاب الٰہی جو آپ کے ذہن کو جلا بخشتی اور روح کو اطمینان اور شادمانی سے بھر دیتی ہے اس کو آپ نظر انداز کر رہے ہیں۔ اس کی مدد سے آپ کی باقی نصابی کتابیں بھی آسان ہو سکتی ہیں۔ پھر آپ یہ بھی بھول رہے ہیں کہ آپ کو ایک دن اس کا بھی امتحان دینا ہے۔ کہیں آپ اس اسٹوڈنٹ کی طرح تو نہیں جس کو ساری زندگی میں ایک کتاب پڑھنے، یاد کرنے اور عمل کرنے کے لئے دی گئی مگر اس نادان نے اسے کبھی کھول کر بھی نہ دیکھا اور جب امتحان کا وقت آیا تو بری طرح فیل ہو گیا اور اسے ڈانٹ پلانے کے بعد ابدی سزا میں ڈال دیا گیا۔ یاد رکھیں کہ اس کتاب کا سپلیمنٹری امتحان کبھی نہیں ہو سکتا!

مجھے اپنی خدمت کے آغاز پر ہی خدا کے روح نے بائبل مقدس پڑھنے کی خاص تلقین فرمائی کہ "تجھے ایک زندگی دی گئی ہے اور ایک ہی کتاب یعنی بائبل۔ کیا تو اپنی ساری زندگی میں اس ایک کتاب سے پوری طرح واقف نہیں ہو سکتا؟" اور تب سے میں نے خدا سے عہد کیا کہ تو مجھے فضل دے تو میں اسے ایک مرتبہ نہیں بلکہ متعدد بار پوری پڑھوں گا اور دوسروں کو بھی تلقین کرونگا۔ اس لئے ہر نئے سال پر، دیگر عزائم کے ساتھ میرا یہ عزم بھی ہوتا ہے کہ نئے سرے سے بائبل کا مطالعہ شروع کروں اور خداوند کے فضل سے کئی مرتبہ اور متعدد طریقوں سے پوری بائبل کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ ایسا کرنے کا بہترین طریقہ "ایک سال میں پوری بائبل مقدس پڑھنے کا منصوبہ" ہے جو کسی بھی مسیحی بک اسٹال یا بک شاپ سے حاصل کیا یا آن لائن دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر سال کے آغاز پر یا جب بھی کسی مسیحی بہن یا بھائی کی سالگرہ آتی ہے تو میری پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے تاکیداً اس بات کی نصیحت کروں کہ زندگی کے اس نئے سال میں شروع سے بائبل مقدس کا مطالعہ کرنے کا آغاز کریں۔ جن دوستوں نے اس ایمان افروز نصیحت کو قبول کیا آج وہ خداوند کے حضور اس بڑے استحقاق پر خوش اور شکر گزار ہیں اور اب اپنے آپ کو روحانی طور پر مضبوط تر سمجھتے ہیں۔ خداوند آپ کو بھی ایسا کرنے کی توفیق بخشے!

آپ مسیحی ہیں تو بائبل مقدس کے بغیر کیسے مسیحی ہیں؟ بائبل مقدس ہر مسیحی ہر صحتمند مرد و زن، بچے اور بوڑھے کیلئے جسمانی غذا اور بیماروں کے لئے ڈاکٹر کے نسخے سے زیادہ ضروری ہے۔ کاش آپ اس بات کو سمجھیں کہ صبح کا ناشتہ بائبل مقدس کے مطالعے کے بعد ہونا چاہئے۔

اگر آپ شخصی طور پر روحانی تربیت پانا چاہتے ہیں تو بائبل مقدس میں سے امثال، واعظ، رسولوں کے اعمال اور تیمتھیس کی کتب آپ کی بہترین رہنمائی اور تربیت کر سکتی ہیں۔ ہر نوجوان کو چاہئے کہ کم از کم ایک مرتبہ انھیں پورا ضرور پڑھے۔ نوجوان بہنیں روت اور آستر کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔

۹۔ دنیوی محبت کے مختلف اور جدید پھندے اور ان سے بچاؤ کی چند تجاویز

میں سالہا سال سے مسیحی نوجوان نسل کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت تک پہنچنے کے ارتقائی عناصر اور عوامل کی کھوج لگانے میں لگا رہا ہوں۔ ہمیشہ سے اور آج جن جن عوامل نے میری مسیحی نوجوان نسل کو گمراہی، بے راہ روی اور اخلاقی انحطاط کے اس دہانے پر لا کھڑا کیا ہے ان میں سے چند ایک عناصر کا میں خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کو ہماری مسیحی یوتھ کو تباہ کرنے میں سرِفہرست شمار کیا جاسکتا ہے:

(ا) ٹیلی ویژن، کیبل اور فلمیں:

آج کے جدید دور میں ٹی وی ہر گھر کی زینت ہے۔ کوئی گھر ٹی وی کے بغیر مکمل نہیں سمجھا جاتا۔ کالے رنگ کا یہ ڈبہ اور پھر اس میں لگائی گئی ایک کالی تار جسے ہم اپنی آسانی کے لئے اور روانی کے ساتھ کیبل کہتے ہیں، دراصل یہیں سے گمراہی کا آغاز ہو رہا ہے۔ (لیجئے یہ الفاظ پڑھتے ہی آپ مجھے فرسودہ خیال سمجھنے لگے ہونگے۔ اور سوری شاید آغاز سے ہی آپ مجھے ایسا سمجھ رہے ہیں تو چلیں کوئی بات نہیں اگر یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو آگے بھی دیکھ لیجئے ہوتا ہے کیا! برداشت کرنے کا بہت شکریہ!) ٹی وی کی ایجاد یقیناً اچھی تھی اور اچھی ہے مگر آج اس کے استعمال سے کون واقف نہیں۔ آج کی نوجوان نسل اس کی پوری اور بری طرح شکار ہو چکی ہے۔

خصوصاً وہ بہنیں بیٹیاں جو گھروں سے باہر قدم نہیں رکھتیں۔ اور باہر قدم کیوں رکھیں جناب جب گھر کے اندر کی دنیا باہر سے زیادہ رنگین ہے۔ صبح آنکھ کھلنے سے پہلے ہی رنگا رنگ پروگرام شروع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے عیاش پرست اور روشن خیال ذہن بڑے شاطر اور چالاک ہیں اور نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ خدا کو بھی دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جناب والا صبح صبح گیتوں یا زبوروں والا چینل لگا لیتے ہیں۔ جب تک کام پر جانے والے بڑے ماں باپ یا بہن بھائی گھر پر ہوتے ہیں بلند آواز میں مسیحی گیت بجتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دن کا آغاز خدا کے نام سے کر رہے ہیں۔ خود صبح صبح اٹھ کر پرستش کرنے، دعا کرنے اور کلام پڑھنے کی ہمت نہیں پڑتی اور ٹی وی پر ریکارڈ شدہ گیت اور پروگرام دیکھ کر ایمان تازہ کر لیتے ہیں۔ (حالانکہ اس دوران بھی کئی افراد کے دل مچل رہے ہوتے ہیں کہ کب ابو جی کام پر نکلیں اور ہم چینل بدلیں!) اور ابو جی کا ایک پاؤں گھر سے باہر ہوتے ہی ریموٹ پر انگلیاں گردش کرنے لگتی ہیں اور جلد ہی ہم اپنے پسندیدہ چینل کی منزل پر پہنچ جاتے ہیں یا گھوم گھوم کے سارے چینل دیکھ لیتے ہیں کہ کہاں کیا لگا ہے اور پھر جو پسند آئے اس کے سامنے جم جاتے ہیں۔ لو جی! پھر سارا دن گھر میں شیطان ہی ناچتا ہے۔ (شکر ہو یہ لوڈشیڈنگ کا جو کچھ وقت کے لئے گھر کے کام کاج نپٹانے کا موقع مل جاتا ہے ورنہ ۔۔۔!)

یہ سب کیبل کا کیا دھرا ہے کہ مسیحی گھروں اور گھرانوں میں جوان بہو بیٹیاں ایسے ایسے گانے، فلمیں، ڈرامے اور پروگرام دیکھتی ہیں کہ خدا کی پناہ! پھر ہماری نوجوان نسل ویلنٹائنز ڈے، لیٹ نائٹ یوتھ پارٹیوں اور دیگر گمراہیوں کی طرف راغب کیوں نہ ہو جب ٹی وی کے بیشتر ڈرامے اور کہانیاں ایسے ہی واقعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ ہیرو اور ہیروئن ایسا ایسے کردار اور حرکات آزادانہ کر رہے ہوتے ہیں کہ جوانی کے الہڑ جذبات اور ذہن مشتعل اور "بے قابو" ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں شہوت اور ہوس سے بھر جاتی ہیں۔ پورے بدن میں بجلی سی دوڑ جاتی ہے اور پھر الٹی سیدھی حرکات اور ڈرامے یا فلم کے فنکاروں کی نقل کرنا یا کوشش کرنا ایک فطری عمل ہے۔ چونکہ حقیقی زندگی میں ایسے "کام" کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اس لئے مختلف حیلوں بہانوں سے اور چھپ چھپا کر مشتعل جذبات کو تسکین دینے کی راہیں ایجاد یا دریافت کی جاتی ہیں۔ نتیجے کے طور پر، نوجوان بیٹے بیٹیاں گھروں سے بھاگ رہے ہیں، راتوں کے خاموش پہروں میں موبائل فون پر ناجائز تعلقات استوار کر رہے ہیں، زناکاری اور بے راہروی کا شکار ہو رہے ہیں، انتہائی حالت میں خودکشی کرنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں اور اچھی خاصی عزت و آبرو رکھنے والے والدین کی برسوں کی ساکھ پر کالخ مل دی جاتی ہے۔

مسیحی والدین اور بڑے بہن بھائیوں کو چاہئے کہ گھر میں مناسب سختی برتیں۔ خود بھی ایسے پروگرام دیکھنے سے اجتناب کریں تاکہ دوسروں کو بھی منع کر سکیں۔ اس سلسلے میں نوجوان بچوں کی جانب سے کسی ضد یا دھمکی کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ دھمکی کی صورت میں اپنے مسیحی پدرانہ اختیار کا بھرپور استعمال کریں۔ آپ نے زندگی کا زیادہ وقت اور اچھا برا سب دیکھا ہے جو یہ نوجوان نسل فی الحال سمجھنے سے قاصر ہے۔ پیار سے انھیں سمجھائیں کہ یہ ان کے اخلاق و مسیحی ایمان کے لئے فائدے کی بات ہے جسے وہ کچھ عرصہ بعد اچھی طرح سمجھیں گے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد صاحب کو ٹی وی سے شروع سے ہی نفرت بلکہ چڑ تھی۔ پاسبانی خدمت کے

دوران ہم نے انھیں ٹی وی کی لعنت سے بچنے کی منادی کرتے سنا ہی بلکہ عملی زندگی میں اس پر سختی سے کاربند بھی دیکھا ہے۔آج تک ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ ہمارے بچپن میں جب بھی ابو کو معلوم پڑا کہ ہم چوری چھپے کسی ہمسائے کے گھر ٹی وی دیکھ رہے ہیں تو فوراً بلایا اور خوب ٹھکائی کی۔پڑھائی کرنے، ساتھ بٹھا کر بائبل مقدس پڑھنے اور دعا کرنے کی سختی سے عملی تلقین کی۔نتیجہ یہ نکلا کہ آج بھی ہم چاروں بھائی اس پر سختی سے کاربند ہیں۔آج بھی ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں ہے اور نہ ہوگا۔کیبل تو دور کی بات! اس کی جگہ ہمیں پڑھائی کے ساتھ ساتھ موسیقی کی بہترین تعلیم دلائی جو چرچ کی خدمت کرنے میں آج بھی ہمارے کام آرہی ہے اور ہم چاروں بھائی اپنی اپنی شخصی بلاہٹ کے ساتھ کسی نہ کسی طرح سے خداوند کی خدمت میں ہیں۔

نوجوان بہن بھائیوں سے بھی التماس کرونگا کہ اگر آپ واقعی مسیحی ایمان میں پاکیزگی اور ترقی کو لانا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اپنے والدین کی تابعداری کریں۔ٹی وی اور فلمی اداکاروں کی پیروی کرنے کی بجائے اپنے پاسبان، یوتھ لیڈر، بائبل مقدس کے اعلیٰ کرداروں اور سب سے بڑھ کر یسوعؔ کی پیروی کرنے کی جستجو کریں۔یہ سب بطلان اور ہوا کی چراان ہے۔یہ سب شیطان کی جھوٹ پر مبنی چمک دمک ہے۔یہ سب اس منع کیے ہوئے پھل کی مانند ہے جو حواؔ اور آدمؔ کو دیکھنے میں خوشنما دکھائی دیا مگر روحانی طور پر موت کا سبب بنا۔یہ ٹی وی کیبل اخلاقی تباہی، شیطان کی شہوت پرستی کی بدروحوں کے قبضہ میں کرنے اور مسیحی ایمان میں کمزور کرنے کی سازش ہے۔کیا آپ جانتے ہیں کہ جو کچھ آپ دیکھتے اور دیکھتے رہنا چاہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ آپ کے اندر شیطان کی کوئی ایسی تاثیر گھر کر چکی ہو جو آپ کی آنکھوں کی مدد سے ایسے پروگرام دیکھ دیکھ کر تسکین پا رہی ہو اور آپ کے جذبات سے کھیل رہی ہو؟ خدارا سمجھئے اور ٹی وی کے غلط استعمال پر خاندانی اور شخصی پابندی لگایئے! اپنے آپ کو منظم کریں اور اکیلے ٹی وی دیکھنے سے پرہیز کریں۔

(۲) موبائل فون:

آج ہر طرف موبائل فون کا حد سے زیادہ بول بالا ہے۔اور کیوں نہ ہو یہ حقیقتاً ایک شاندار اور ضروری ایجاد اور سہولت ہے بلکہ یوں کہیے کہ اب یہ بھی ہماری ایک طرح سے بنیادی ضرورت بن چکی ہے۔اور میرا خیال ہے کہ آج جس قدر موبائل فون نے ہماری نوجوان نسل کے ہر شعبہ زندگی میں انقلاب برپا کیا ہے کسی اور چیز نے نہیں کیا۔یوں تو موبائل فون ایک مفید، نہایت کارآمد اور جدید ترین سہولت ہے جس کو آپ ایک سے زائد مقاصد کے لئے بیک وقت استعمال کر سکتے ہیں۔یہ ایجاد بنی تو فون کال کے ذریعے سے فاصلوں کو سمیٹنے کے لئے تھی مگر اب ہم سب جانتے ہیں کہ فون کال، میسج، کیلنڈر، کیلکولیٹر، میوزک پلئیر، ریڈیو، اسٹل اور ویڈیو کیمرہ، انٹرنیٹ یعنی سب کچھ اس میں شامل کر دیا گیا ہے جس کی آج کے ہر مثالی نوجوان کو ضرورت ہے۔شکریہ ادا کیجئے عظیم موجد الیگزینڈر گراہم بیل کا جس نے فون ایجاد کیا اور پھر شکریہ ادا کیجئے موٹرولا کمپنی کے وائس پریذیڈنٹ جناب مارٹن کوپر (Martin Cooper) کا جس نے جدید موبائل فون ایجاد کیا۔یہ حقیقتاً ایک شاندار ایجاد ہے مگر افسوس کہ ہر ایجاد ہوتی تو سہولت پہنچانے کے لئے ہے مگر شیطان اور اس کے کارندے ہر ایجاد میں سہولت سے زیادہ مصیبت بھر کے اسے مارکیٹ میں بھیجتے ہیں۔اس ایک فون نے گھر گھر کیا کیا گل کھلا رکھے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔

آیئے ذرا اس جدید ایجاد یعنی موبائل فون پر نوجوانوں کی چند مرغوب ترین سرگرمیوں کا سرسری جائزہ لیں:

فون کال:

کوئی زمانہ تھا کہ محبوب کو محبوبہ یا ایک دوسرے سے ملنے، بات کرنے اور شکل دیکھنے دکھانے کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے تھے اور پھر بھی تشنگی رہتی تھی کیونکہ دل کھول کر بات نہیں ہو پاتی تھی۔زیادہ دور مت جایئے۔ذرا ہم سے پچھلی نسل یعنی ہمارے ماں باپ کی نسل کے زمانے میں چلے جایئے جب شرم و حیا کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ کسی غیر یا بزرگ کے سامنے مخالف جنس سے بات کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا اور اجازت و سہولت نہیں ملتی تھی۔مگر اس نامعقول فون کال کی سہولت نے نوجوانوں کے لئے ساری مشکلیں آسان کر کے ان بزرگوں اور شرم و حیا رکھنے والے لوگوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔رات جب زمانہ سوتا ہے تو ہمارے نوجوان جاگتے ہیں مختلف نیٹ ورک کمپنیوں نے مزید مشکلات آسان کرنے میں اپنا حصہ یوں ڈالا کہ ایسے ایسے نائٹ پیکج متعارف کرا دیئے، جیسے کہ "ساری رات لمبی بات، روپئے سات"۔یہ رات کے پیکج بھی جب کم پڑنے لگے تو دن کے بھی پیکج نکل آئے اور عاشق خواتین و حضرات کے لئے ہر دن عید اور ہر رات شب برات (محاورتاً) ہوگئی۔پھر اس پر مسڈ کال اور رانگ کال کے الگ ڈرامے اور قصے مشہور ہیں جو سراسر غلط ہیں۔آج ہم جگہ جگہ گلی گلی گھر گھر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو کانوں میں ہینڈ

فری ٹھونسے، ہلکی اور دھیمی آواز میں سرگوشیانہ باتیں کرتے دیکھتے ہیں۔خدا جانے یہ کیسی باتیں ہوتی ہیں کہ ماں باپ اور بہن بھائیوں کے سامنے نہیں ہوسکتیں اور پھر ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔لازم ان میں کچھ ایسا ضرور ہے جو درست نہیں اور ان دلوں و ذہنوں پر اس قدر چھایا ہوا ہے کہ اپنی زندگی بھی تباہ کررہے ہیں اور دوسرے شخص کی بھی۔

میرے نوجوان بھائیو اور بہنو! کیوں اپنا اور دوسرے کا قیمتی وقت، نیند اور حلال پیسہ ضائع کرتے ہو۔خدارا اس پھندے سے نکل آؤ۔یہ کام اچھا نہیں۔اپنی ماں اور اپنے باپ کی عزت کا خیال کرو جو بیچارے آپ کو ایسا کرتے دیکھ کر فقط خون کے گھونٹ پی کررہ جاتے ہیں کیونکہ اس لعنت نے آپ کو اس قدر عادی بنادیا ہے کہ آپ کو ماں باپ کی میٹھی باتیں اور نصیحتیں بھی زہر لگتی ہیں اور آپ ان سے لڑتے جھگڑتے، واویلا اور احتجاج کرتے اور چھپ چھپا سب کچھ کرتے ہیں۔آپ کو معلوم بھی ہے اور دل گواہی دیتا ہے کہ یہ غلط کام ہے مگر چھوڑ نہیں پاتے۔گناہ کا یہی طریقہ ہے اور وہ ایسا ہی حال کرکے چھوڑتا ہے۔اب صورت یہ ہے کہ کسی اور کام میں دل نہیں لگتا کیونکہ اس فون کال نے آپ کے ذہن کو قبضہ کرلیا ہے اور شیطان اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ دونوں کا ذہن، شخصیت اور کردار تباہ کررہا ہے۔کیا آپ اسے ایسا کرنے دیں گے؟ کیا آپ خدا کے حضور اپنی شادی کا انتظار نہیں کرسکتے؟ اپنی تعلیم، کام، خاندان اور شخصی زندگی پر توجہ دیں اور پہلے ایک شاندار کیریئر بنائیں اور اپنی شادی کا معاملہ اس خدا کے ہاتھ میں دے دیں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں اور وہ یقیناً آپ کی سوچ سے بہتر کام کرے گا۔شیطان کو موقع نہ دیں۔اگر آپ ایسا کریں تو آپ مبارک ہیں!

میسج یعنی ایس ایم ایس (چیٹنگ):

ایس ایم ایس مخفف ہے شارٹ میسج سروس کا۔جی ہاں، نوجوانوں کی مرغوب ترین سرگرمی۔ادھر کال بند ہوئی یا اگر امی ابو گھر پر ہیں اور کال نہیں ہوسکتی تو میسج زندہ باد۔زبان ہی بدل گئی ہے کہ انگریزی کی بجائے گلابی انگریزی یعنی جسے رومن انگریزی/اردو کا نام دیا گیا ہے، جس میں زبان تو اردو کی ہوتی ہے مگر ہجے انگریزی میں لکھے جاتے ہیں۔واہ ایجادات پر ایجادات اور سہولیات پر مزید لوکل سہولیات۔ان کے بھی پیکیج ہوتے ہیں اور نہایت سستے۔چند روپوں میں ہزاروں ایس ایم ایس۔آج ایس ایم ایس، بین الاقوامی سطح پر فوری اور سستے رابطے کا ذریعہ بن چکے ہیں جو ایک عمدہ، مفید اور تسلی بخش بات ہے مگر دن بھر کام کے ایک ایس ایم ایس کے ساتھ جو ہزاروں لطیفوں، ٹوٹکوں، چٹکلوں، شاعری اور غلیظ و فحش باتوں پر مبنی ایس ایم ایس موصول ہوتے ہیں وہ بڑی مصیبت اور سردرد بن چکے ہیں اور پھر اس پر طرہ یہ کہ نیک میسج زیادہ پذیرائی نہیں حاصل کرپاتے مگر جس قدر زیادہ گندہ میسج ہوگا اسی قدر زیادہ پھیلایا جاتا ہے۔

اگر آپ اس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو اس کا ایک حل ہے۔آپ خود ایسا کوئی ایس ایم ایس یا ایم ایم ایس نہ بنائیں۔کسی بھی نامعلوم نمبر سے موصول کردہ میسج پڑھنے یا دیکھنے سے پہلے ڈیلیٹ کریں۔اخلاق باختہ اور غیر ضروری میسج کسی صورت فارورڈ نہ کریں۔اگر ہوسکے تو ایسے میسج بھیجنے والے کے نمبر کو بلاک کریں۔روحانی اور مسیحی ایمان کی راہ تنگ ہے اور دنیا کی راہ کھلی اور کشادہ ہے۔اگر آپ مسیحی ایمان میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ایسی اخلاق سوز دنیوی ترقی پر لعنت بھیج کر آگے بڑھیں۔خداوند آپ کو برکت دے گا اور آپ کی زندگی زیادہ آزاد، خوشحال اور پرسکون ہوگی۔آپ کو ایسا کرنا ہی ہوگا!

میوزک/روڈیو پلیئر:

قریب قریب ہر موبائل فون میں میوزک/ریڈیو اور ویڈیو کی سہولت شامل ہوتی ہے۔موبائل فون کی میموری اور فارمیٹ کے مطابق گانوں اور فلموں کی گنجائش بھی موجود ہوتی ہے اور یقیناً ہر شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔وہ زمانے گئے جب واک مین اور سی ڈی پلیئر کی مدد سے آپ میوزک سے لطف اندوز ہوتے تھے۔بلکہ آج ہم ہزاروں کی تعداد میں گیت، گانے اور فلمیں اپنے موبائل پر لوڈ کرکے سن اور دیکھ سکتے ہیں۔دوسرا اس پر بلوٹوتھ اور وائی فائی جیسی سہولیات نے اسے مزید آسان بنادیا ہے کہ اگر کوئی میوزیکل کلپ آپ کے موبائل میں نہیں آپ دوسرے شخص کے فون سے اسے اپنے فون میں باسانی منتقل کرسکتے ہیں۔یہ عمدہ سہولیات ہیں مگر آج کے نوجوان کا شوقِ موسیقی عجیب ہے۔ہر تازہ ترین فلم یا اس کے پورے گانے ہر موبائل میں ضرور رکھے جاتے ہیں۔اس ضرورت کے پیش نظر آج گلی گلی میں مختلف کمیونیکیشن کے نام سے دکانیں کھل چکی ہیں جہاں چند روپوں کے بدلے ہر قسم کے تازہ ترین یا پرانے سے پرانے انڈین، پاکستانی اور انگریزی گانے آپ کے فون پر ڈاؤن لوڈ کردیئے جاتے ہیں۔یہ گانے بھی ایسے ہیں کہ خدا کی پناہ! شہوت، ہوس اور دنیوی محبت کے نشے سے بھرپور شاعری اور ہیجان خیز موسیقی، جو نوجوانوں کو بے

راہروی اور اخلاق سوزی کی راہ پر ڈال رہی ہے۔ایسے گانے سن سن کر نوجوانوں میں شہوت پرستی سے بھرپور جذباتی دباؤ بڑھ رہا ہے جو نہایت خطرناک ڈائنامائیٹ کی مانند ہے۔شادی بیاہ اور دیگر پروگراموں پر ایسے نوجوان اپنے موبائل فون ڈی جے کے ساتھ منسلک کر کے بڑی کامیابی کا اظہار اور دوسرے منچلے نوجوان ان گانوں پر اندھا دھند ڈانس کر رہے ہوتے ہیں۔یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

کیا ہم مسیحی ہیں؟ کیا ہمارے موبائل میں مسیحی گیت اور زبور نہیں ڈالے جاسکتے؟ جی ہاں، گانوں کے دس دس فولڈرز کے ساتھ کہیں کونے میں ایک گیتوں یا زبوروں کا بھی فولڈر موجود ہوتا ہے۔افسوس! کیا آپ ایک باڑے میں ایک بھیڑ اور دس بھیڑیئے اکٹھے پال سکتے ہیں؟ کیا آپ ایک چشمے سے دو طرح کا پانی نکال سکتے ہیں؟ کیا آپ کے کانوں کے ذریعے آپ کی روح، شیطانی موسیقی اور روحانی موسیقی دونوں سے بیک وقت فیض حاصل کرسکتی ہے؟ مسیحی کی پہچان اس کی مسیحی ایمان پر مبنی موسیقی ہے۔اس کے گیت مسیح کی شان پر لکھے اور گائے گئے ہیں۔کوئی نوجوان مسیحی دو مالکوں کی خدمت نہیں کرسکتا۔ہمارا ایک پرانا مسیحی گیت مجھے اس وقت یاد آرہا ہے جس کا ایک مصرعہ ہے ''جس گیت میں تو نہ ہو وہ گایا نہ کریں گے''۔جس گیت میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا نام نہیں وہ گیت ہم گائیں گے نہ سنیں گے۔

آج ہماری یوتھ کو کچھ اس طرح کا انقلابی عزم اور پختہ ارادہ کرنے کی ضرورت ہے۔آپ اپنے موبائل میں سے تمام شیطانی موسیقی کے کلپ نکال کر اس میں مسیحی گیت زبور اور آڈیو بائبل ڈاؤن لوڈ کریں اور وقتاً فوقتاً کلام کی ایمان افروز باتیں سنیں۔خدارا، دوغلی، روحانی و نفسانی زندگی نہ گزاریں۔خدا کی پرستش کریں یا بعل کی۔آپ کو کسی ایک کا چناؤ کرنا ہے۔آپ شیطان کے ساتھ روحانی سمجھوتہ نہیں کرسکتے۔کسی دھوکے میں مت رہیں!

(۳) ڈیٹنگ/Dating:

نوجوانوں کی ہوس کی تسکین کرنے کی ایک اور تفریح جو مسیحی نوجوانوں کے لئے کسی صورت قابل قبول نہیں۔ہوتا کیا ہے کہ پہلے پہل ایس ایم ایس یا فون کال کے ذریعے تعلق یا دوستی استوار ہوتی ہے اور پھر وہ دوستی جھوٹی محبت اور عشق میں تبدیل ہوتی ہوئی اس نہج پر لے آتی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور اکٹھے وقت گزارنے کی خواہش میں کہیں بالمشافہ ملاقات کا پروگرام بنایا جاتا ہے جو کہ عموماً کوئی پارک، ریستوران یا کوئی اور تفریحی مقام ہوتا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف ملازمت کرنے والے مسیحی نوجوان لڑکے لڑکیاں اس میں زیادہ ملوث پائے جاتے ہیں بلکہ اسکول یا کالج جانے والے طلبہ و طالبات بھی اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔بلکہ ایک اور کڑوی حقیقت یہ ہے کہ مسیحی لڑکا یا لڑکی غیر مسیحی اور نامحرم شخص کے ساتھ Date پر جاتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس کا نتیجہ اس مسیحی شخص کو ہی نہیں بلکہ اس کے پورے مسیحی خاندان اور کئی صورتوں میں پوری مسیحی قوم کو شرمندگی کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ہماری مسیحی قوم نے اسی وجہ سے پہلے کئی مرتبہ خفت اٹھائی ہے برائے مہربانی اب ایسا مت ہونے دیں۔

یہ عمل سراسر غلط، دھوکا اور گناہ ہے۔مسیحی ایمان کے مطابق ہمیں ہر ایسے قدم کی نفی کرنے کی ضرورت ہے۔ہم کمرشلائزڈ اور دنیا دار مسیحیوں کی نقل کر کے اپنی انفرادی شخصیت اور خاندان کی تذلیل کا باعث نہ بنیں۔برائے مہربانی کسی صورت نام نہاد مسیحی مغربی معاشرے کی نقل کرنے کی کوشش مت کریں۔اپنے شریف اور عزت دار خاندان کی لاج اور ساکھ کی شرم کھائیں۔ہمارے مشرقی مسیحی معاشرے اور خاندان کی ایک جداگانہ اور الگ پہچان ہے اسے مسخ مت ہونے دیں۔یاد رکھیں کہ ''بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟۔۔۔'' (۲۔کرنتھیوں ۶:۱۴۔۱۵)

(۴) Social Networking:

انٹرنیٹ کی دنیا فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے پھیلتی جارہی ہے۔بے شمار فوائد کے ساتھ ان گنت نقصانات اور خطرات بھی بڑے پیمانے پر اور صرف ایک کلک کے فاصلے پر موجود ہیں۔انٹرنیٹ کی دنیا میں سوشل ویب سائٹس نے ایک اپنی دنیا بسا رکھی ہے اور نوجوانوں کی دنیا میں ایک منفرد تہلکہ مچا رکھا ہے۔ان سوشل ویب سائٹس میں فیس بک، ٹویٹر اور یوٹیوب سرفہرست ہیں۔ہم سب ان کے روزمرہ استعمال کنندہ ہیں اور بہت سے ایسے فوائد حاصل کر رہے ہیں جن کا آج سے پہلے نام و نشان تک نہ تھا۔مگر سچ کہا جاتا ہے کہ کسی بھی کام کی زیادتی اچھی نہیں ہوتی۔اچھی چیز تب تک اچھی ہے جب تک ہم اس میں اعتدال اور میانہ روی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

میں ایسے بہتیرے نوجوانوں کو خصوصاً اسٹوڈنٹس کو دیکھتا ہوں جو فیس بک، ٹویٹر وغیرہ کے رسیا ہیں اور انھیں اپنے نصاب کی بکس پر وقت صرف کی بجائے فیس بک استعمال کرنے کا زیادہ شوق ہے۔ ماں باپ جوان کا تعلیمی بوجھ مشکل سے سہار رہے ہیں ان کے سامنے ضد کی جاتی ہے کہ ''ہمیں بھی کمپیوٹر لے کر دیا جائے کیونکہ ہمارے بہت سے کلاس فیلوز فیس بک اور ٹویٹر یوز کرتے ہیں اور جب وہ ہم سے پوچھتے ہیں تو ہمیں بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔'' نوجوان اور جوان بچے اپنے گھر کے حالات سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود ماں باپ پر اضافی بوجھ ڈالتے ہیں کیونکہ فیس بک یا ٹویٹر استعمال کرنے کے لئے کمپیوٹر کے ساتھ انٹرنیٹ کنکشن بھی درکار ہوتا ہے جو یقیناً ماں باپ پر مزید بوجھ کے مترادف ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بچے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ استعمال نہ کریں مگر میں صرف یہ سمجھتا اور کہتا ہوں کہ اگر ماں باپ افورڈ نہیں کر سکتے یا کسی اخلاقی و دانشمندانہ دانست کے مطابق ابھی لے کر دینا نہیں چاہتے تو انھیں اس کے لئے خوامخواہ قرض لینے یا کوئی اور مشکل قدم اٹھانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ آپ سے پہلے کی نسل کے لوگوں نے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بغیر بھی تعلیم حاصل کی ہے اور شاید آپ سے بہتر نتائج اور کیریئر بنایا ہے۔

نقصانات:

۱۔ وقت کا بے دریغ استعمال اور ضیاع ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی دلکش دنیا ہے، جس میں اگلا کھیت زیادہ ہرا دکھائی دیتا ہے اور یوزر نہ چاہتے ہوئے بھی بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ آپ پانچ منٹ کا تہیہ کر کے بیٹھیں گے مگر جب آپ اٹھتے ہیں تو وہ پانچ منٹ دو گھنٹے پہلے گزر چکے ہوتے ہیں۔

۲۔ نوجوان ان کے بری طرح شکار اور عادی ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب آپ کسی چیز کے عادی ہو جاتے ہیں تو آپ اسکے غلط استعمال اور منفی اثرات کو اچھی طرح سمجھتے اور جانتے ہیں مگر اپنے آپ کو باز نہیں رکھ سکتے۔ جیسے کوئی نشہ باز، نشے کے دھیرے دھیرے اثر کرنے والے مہلک اثرات اور نتائج سے واقف ہونے کے باوجود چھوڑ نہیں پاتا۔ موبائل فون ہو یا کمپیوٹر، اگر آپ کی حالت ایسی ہو چکی ہے تو آپ کو اپنے آپ کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کچھ عرصے تک کے لئے ان کا استعمال بالکل ترک یا نہایت کم کر دیا جائے۔

۳۔ چیٹنگ، ویڈیوز، تصویروں کی شیئرنگ اور دیگر ایسی سرگرمیوں میں پڑ کر پڑھائی، کام کاج اور خاندانی تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔

۴۔ ایسی ویب سائٹس آن لائن ڈیٹنگ پوائنٹ بن چکی ہیں۔ وقت متعین کر کے آن لائن آ کر ویب کیم یا کی بورڈ کی مدد سے چیٹنگ کی جاتی ہے اور وقت برباد کیا جاتا ہے۔

۵۔ جھوٹے ناموں سے موجود لوگ دلکش تصویروں اور پیغامات کے ذریعے لوگوں کو اپنے فراڈ کا نشانہ بنا رہے اور لوٹ رہے ہیں۔

سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس استعمال کرنے والے نوجوان بہن بھائیوں اور خصوصاً بہنوں سے میری درخواست ہے کہ:

۱۔ سب سے پہلے یہ کہ اس کے عادی نہ ہوں محض تفریح کے لئے، فارغ وقت میں اور تھوڑی دیر کے لئے استعمال کریں (ہلکی سی اجازت اس لئے دے رہا ہوں کیونکہ شاید مکمل طور پر بند کرنا ناگوار گزرے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مکمل طور پر بند کر دینا چاہئے تو کیا بات ہے!) امتحانات کے دنوں میں تو اسے بالکل بند رکھیں محتاط رہیں، یہ نہ ہو کہ کثرتِ استعمال کے باعث آپ اسکول یا چرچ جانے اور یا گھر کا کوئی کام وقت پر کرنے سے قاصر رہ جائیں۔

۲۔ اپنی شناخت کو جس قدر پوشیدہ رکھ سکتے ہیں رکھیں۔

۳۔ اپنے گھر یا دفتر کا پتہ، فون نمبر اور دیگر ضروری معلومات کبھی ظاہر نہ کریں۔

۴۔ اپنے دوستوں کی تعداد اندھا دھند بڑھانے کے چکر میں نامعلوم لوگوں کو add کرنے سے گریز کریں۔

۵۔ یہاں موجود لوگوں، تصویروں، آڈیو ویڈیو کلپس یا دیگر ویب سائٹس کے لنکس میں سے ان کو کلک کریں جو آپ کی تعلیمی، اخلاقی، دینی اور کرداری ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔ غیر ضروری یا نامعلوم لنکس سے گریز کریں اور کسی قسم کا رسک مت لیں!

۱۰۔ فکر نہ کریں، آپ کی شادی ہو کر رہے گی!

ہماری یوتھ آج بہت سے ایسے گوناگوں مسائل میں گھری ہوئی ہے جن کی وجہ سے آج اس کی یہ حالت ہے۔ میں نے آج تک یوتھ کے جو مسائل شمار کئے ہیں وہ دس کے لگ بھگ ہیں جن پر خدا نے چاہا تو کبھی دوبارہ تفصیل سے بات کرونگا مگر اس وقت صرف ''شادی کی فکر'' پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

یہ ساری جھوٹی محبت کی داستانیں اور دلخراش کہانیاں اسی لئے تو سننے اور دیکھنے کو ملتی ہیں کیونکہ ہماری یوتھ، نوجوان لڑکیاں اور لڑکے، وقت سے پہلے اپنی اپنی شادی کی فکر کے قیدی بن چکے ہیں۔ ٹین ایج سے بھی پہلے یعنی بچپن ہی میں آپ ان کے معصوم لبوں سے شادی جیسے بالغ لفظ کی تکرار سننے لگیں گے۔ اس قبل از وقت بلوغت کی وجہ یہی تیز رفتار میڈیا اور ٹی وی فلمیں ہیں جو اینٹوں کے بھٹے کی طرح کچی کچی اینٹوں کو پکا پکا کر بیکار کر رہے ہیں۔ بچپن ہی سے بچے اپنے معصومانہ کھیل چھوڑ کر اس سنجیدہ قدم کو محض ایک کھیل کی طرح کھیلنے میں لگ جاتے ہیں اور ٹین ایج یا اس سے تھوڑا اوپر نکلتے ہی ساری بندشوں سے آزاد ہو جانا اور جلد سے جلد شادی کرانا چاہتے ہیں۔

یہ سب کیا دھرا اسی مسئلے کی وجہ سے ہے۔ یہ موبائل فون کی کالیں، ایس ایم ایس، ڈیٹنگ، تانکا جھانکی اور تا نا تاڑی، یہ سب کیا ہے؟ گھر کے گھر محفوظ نہیں۔ حتیٰ کہ اب تو چرچ بھی محفوظ نہیں۔ عبادت کے دوران بھی لوگوں کی دعا میں بند آنکھوں کا کئی لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ شہوت آمیز فلمیں اور ڈرامے دیکھ دیکھ کر آنکھیں اس قدر ہوس سے بھر چکی ہیں کہ جگہ، وقت اور مناسب غیر مناسب کی تمیز کئے بغیر اپنی تسکین کی تلاش میں گھومتی اور سر سے لے کر پیر تک پورا طواف کر کے دم لیتی ہیں۔ نوجوان لڑکیاں اور لڑکے، اپنے اپنے لئے دلہن اور دلہا تلاش کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ ہوس کی ماری خواہش شادی کے بعد بھی تھمنے کا نام نہیں لیتی اور پھر اپنے شوہر یا بیوی سے بے وفائی کرتے ہیں۔

نوجوان مرد حضرات اپنے لئے خوبصورت ترین دلہن اور نوجوان خواتین اپنے لئے خوبصورت اور موزوں ترین دلہا از خود تلاش کی راہ پر جب روانہ ہوتے ہیں تو زیادہ تر غلط رستوں کا چناؤ کر بیٹھتے ہیں اور زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ غلطی کا احساس ہونے پر، پچھتانے کی بجائے کسی نئی سمت اور نئے شخص کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ عمر اور تجربہ کافی نہیں ہوتا اسلئے اس گناہ کے تجربہ کار لوگوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں اور بعض اوقات ایسی سنگین غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں کہ جن کا بعد میں ازالہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

اپنی اپنی شادی کی فکر کرنے والے نوجوان مسیحی بہن بھائیوں کو میں خداوند میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اول، اگر آپ کے ماں باپ خدا کے فضل سے حیات ہیں تو آپ کو اپنے طور پر شادی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے لئے یہ بڑا فیصلہ کوئی تجربہ کار اور عمر رسیدہ شخص زیادہ بہتر کر سکتا ہے اور وہ آپ کے ماں باپ سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور پھر وہ بعد کے تمام جائز معاملات کے بھی ذمہ دار ہونگے۔ دوم، ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے۔ اگر حالات اجازت دیں تو بہنیں بیٹیاں کم از کم بیس سے بائیس سال اور بھائی بیٹے کم از کم بیس سے پچیس سال تک شادی کا نام نہ لیں۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ پچیس سال کی عمر تک کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہی نہ ہوں جیسے کہ دوستی یا عشق معشوقی۔ اپنے آپ کو سختی کے ساتھ منظم کریں اور خود کو سمجھائیں کہ ان تمام معاملات کو پیچھے کر کے پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں۔ ایک اچھا کیریئر چنیں۔ پوری محنت اور لگن کے ساتھ اس کیریئر کو حاصل کریں۔ ایک مرتبہ کیریئر حاصل کر لیں گے تو یہ دنیا ساری آپ کے قدموں میں ہوگی۔ وہی لوگ جن کے پیچھے آج آپ پھرتے ہیں وہ کل کو آپ کے آگے پیچھے پھریں گے۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ اگر ہو سکے تو کوئی فنی تعلیم جیسے کہ کمپیوٹر کورس، انگلش لینگویج کورس، موسیقی کا فن یا کوئی اور فن ضرور سیکھیں تا کہ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہنرمند بھی ہوتے جائیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی کلیسیاء کا بھرپور رکن بنیں۔ کوائر، یوتھ اور دیگر کلیسیائی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنی تعلیم کے وسیلہ سے خدا کی خدمت کریں۔ تعلیمِ بالغاں یا سنڈے اسکول منسٹری وغیرہ میں حصہ لیں اور سب سے ضروری بات یہ کہ اپنی شادی کے معاملہ کو اپنے خدا اور والدین کے ہاتھ میں دے کر اس فکر سے آزاد زندگی گزاریں تو آپ نہ صرف زیادہ بہتر اور ہلکا محسوس کریں گے۔ زیادہ یکسوئی کے ساتھ اپنی تعلیم اور کام پر توجہ دے سکیں گے۔ بلکہ اپنے خاندان اور کلیسیاء میں بہت سے دیگر تعمیری کام انجام دے سکتے ہیں۔

اگر آپ تعلیم میں نہیں بلکہ کوئی جاب کرتے ہیں تو پوری توجہ کے ساتھ اپنے کام میں دھیان دیں۔سیدھا گھر سے جاب پر اور جاب سے سیدھا گھر پر پہنچیں۔ گھر کے کاموں میں مدد کریں۔وقت میسر ہو تو پارٹ ٹائم تعلیم حاصل کریں۔دوسروں کو پڑھائیں۔اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو وقت دیں۔اپنا ایک ٹائم ٹیبل سیٹ کریں اور ایک منظم اور مفید نوجوان بن کر ابھریں۔فضول سرگرمیوں سے آہستہ آہستہ پیچھا چھڑائیں اور بائبل مقدس کے مطالعہ اور دعا کی طرف راغب ہوں۔جلد ہی پورے خاندان،علاقے اور کلیسیاء میں آپ کی عزت و مقام میں اضافہ ہوگا۔

میں اس بات کو بخوبی جانتا ہوں کہ کسی کو بھی تبدیل کرنا،دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص اپنی بگڑی ہوئی زندگی کو توبہ کر کے منظم کرے تو یہ مردہ زندہ کر دینے کے مترادف ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص ناکام زندگی سے کامیاب زندگی کا آغاز کر کے ایک نئی زندگی شروع کرتا ہے۔مگر یہ تبدیلی کسی لٹریچر،تقریر،واعظ،اجتماع کے وسیلہ سے تب تک نہیں آسکتی جب تک کوئی شخص اندر سے اپنی غلطیوں کی نشاندہی کر کے انھیں ترک کرنے اور ان کی جگہ اچھی اچھی باتوں کو اپنانے کی کوشش نہ کرے۔یعنی یہ تبدیلی آپ ہی لا سکتے ہیں۔

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ ویلنٹائنز ڈے کی اس نام نہاد اور جھوٹی محبت کے ہاتھوں مجبور ہیں،اور اوپر میں نے جن جن قباحتوں اور خباثتوں کا ذکر کیا ہے ان کو چھوڑنا اور ترک کرنا چاہتے ہیں تو یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ایسی تمام دوستیوں سے قطع تعلق کریں۔ایسے دوستوں کو بھی بتا دیں کہ بس اب میں مزید ان کاموں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔میں پہلے ایک اچھا کیریئر اپنانا چاہتا ہوں۔رفتہ رفتہ ان تمام چیزوں سے دور ہوتے جائیں جو آپ کی سوچ کو متاثر کر کے دوبارہ اس طرف راغب کر سکتی ہیں۔

تاہم میں یہ باتیں سب پر لاگو نہیں کرتا۔آپ اپنے اپنے حالات اور واقعات کے مطابق اپنے آپ کو مسیحی ایمان اور پاکیزگی میں منظم اور مضبوط کریں۔ میرے دل کی یہ ایک تڑپتی ہوئی خواہش ہے کہ ہماری مسیحی قوم ایک الگ تھلگ قوم نظر آئے۔تعلیم کے میدان میں ہماری مسیحی قوم کی شرح سو فیصد کے قریب ہو یعنی ہماری ساری نوجوان نسل تعلیم یافتہ ہو۔ہمارے علاقے،گھر اور زندگیاں دنیوی غلاظتوں اور گناہ کے داغ دھبوں سے پاک صاف ہوں۔یہ اس وقت ہی ہوگا جب ہماری یوتھ پاک چال چلن اپنائے گی۔ہماری یوتھ کا ہر جوان اور نوجوان دنیا کی تمام جھوٹی رسموں اور طریقوں کو بائیکاٹ کر کے خدا کے خوف اور کلام کے مطابق زندگی بسر کرے گا تو اس سے بڑا انقلاب کوئی نہیں ہو سکتا۔اور یہ انقلاب آپ لا سکتے ہیں،صرف آپ!

۱۱۔ ۱۴فروری کو یعنی Valentine's Day پر کیا کیا جائے؟

کچھ نہیں۔بس نارمل دن کی طرح اپنی مصروفیات جاری رکھیں۔نارمل طریقے سے ڈریسنگ کریں۔آپ کے اردگرد کے لوگ ۱۴فروری سے پہلے ہی تیاریوں میں لگ چکے ہونگے مگر آپ کو اس سے کیا؟ آپ نے اگر فیصلہ کرلیا ہے تو آپ کو اس کو اپنے ذہن میں بھی لانے کی ضرورت نہیں۔دوست احباب ملیں گے تو انھیں محسوس نہ ہونے دیں کہ آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں بلکہ نارمل طریقے سے ان کی باتیں سنیں مگر اس دن کی مناسبت سے کسی خصوصی سرگرمی میں شامل نہ ہوں۔ کوئی بھی عذر اور جائز بہانہ کر کے نکلنے اور جان چھڑانے کی کوشش کریں۔اگر آپ کو ممکن لگے تو دوسروں کو دلیری کے ساتھ بتائیں کہ آپ میں تبدیلی آچکی ہے اور انھیں بھی اپنی اپنی سوچ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔تاہم فضول قسم کی طویل بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ہوسکے تو یہ لٹریچر ان تک پہنچائیں۔تاہم ضروری نہیں کہ خدا کا وہ فضل ان پر بھی ہو جو آپ پر ہوا ہے کہ اس نے آپ کو کئی قسم کی تباہیوں سے بچالیا ہے۔ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور ایک دن آپ کی دعائیں ضرور پوری اور کوششیں رنگ لائیں گی۔

ممکن ہو تو اس دن صبح صبح خدا کے کلام کا مطالعہ اور دعا کی جائے۔اور خدا کے ساتھ محبت کا عہد پکا کر کے اپنا آپ اور خاص طور پر اپنا دل اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ابلیس کے حیلوں حربوں کو پرکھیں اور خبردار رہیں کہ وہ کسی بھی طرح سے آپ پر غالب آنے میں کامیاب نہ ہوسکے بلکہ آپ اس پر غالب آئیں۔ایسے تمام گانوں فلموں، ڈراموں اور دوستوں سے پرہیز کریں جو آپ کو اس طرف دوبارہ مائل اور راغب کرسکتے ہیں۔یاد رکھیں کہ نیکی، پاکیزگی اور خدا کے خوف میں زندگی گزارنا کانٹوں پر چلنے کے مترادف ہے یعنی بہت مشکل ہے۔آپ کو اپنے آپ کو نہایت جانفشانی کے ساتھ سنبھالنا پڑے گا مگر فکر نہ کریں۔خدا آپ کے ساتھ ہے جس کے خوف میں پاک اور بے عیب زندگی گزارنے کی آپ کوشش کر رہے ہیں۔اگر آپ کو کسی بھی قدم پر کسی سہارے یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں یا کلیسیاء کے پاسٹر یا دوسرے مضبوط مسیحی ایماندار بہن یا بھائی سے مشورہ کریں۔نہیں تو مجھ حقیر سے رابطہ کریجئے۔

خاص بات!

اس دن جہاں دنیا جہان کے لوگ ہوس سے بھرے انڈین یا انگریزی گانے سننے اور گانے یا گنگنانے میں لگے ہونگے آپ درج ذیل مسیحی گیت گا سکتے ہیں:

۱۔ دل میرا لے لے پیارے یسوع اس کو تو نے بنایا ہے۔ (سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب کا ایک گیت)

۲۔ تیرا میرا پیار ہے کتنا سہانا دنیا کا نور تو میں ہوں پروانہ (جناب ارنسٹ مل کا گایا ہوا گیت)

۳۔ جوان بھلا کس طرح صاف رکھے گا اپنا راہ (زبور ۱۱۹)

۴۔ رب خداوند بادشاہ ہے او جلال دا بادشاہ ہے (زبور ۲۴)

۴۔ یادیں جب ستائیں یسوع کو یاد کرنا (جناب ارنسٹ مل کی گائی ہوئی مسیحی غزل)

۵۔ تیرے دل کے در پر یسوع کھٹکھٹاتا، کھول دے تو دروازہ وہ ہے آنا چاہتا (سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب کا ایک گیت)

۶۔ بنے رہو تم بنے رہو، یسوع میں بنے رہو (جناب ارنسٹ مل کا گایا ہوا گیت)

۷۔ جوانی کے دنوں میں جو خدا کو یاد کرتے ہیں (سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب کا ایک گیت)

وغیرہ وغیرہ۔

۱۲۔ حاصل کلام

عزیز قاری!

اب میں اپنی تحریر کے آخری اور حتمی حصے میں ہوں۔میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ اس حقیر کاوش کو پڑھنے میں آپ نے دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور یہاں تک آ پہنچے ہیں۔سوچتا ہوں کہ کوئی نصیحت کی اعلیٰ ترین بات کہہ کر اختتام کروں مگر میں سمجھتا ہوں کہ کلام کی آیات سے بہتر کوئی نصیحت اعلیٰ نہیں ہو سکتی۔اسلئے آخر پر اپنی جانب سے صرف یہ کہوں گا کہ اگر اب تک میری باتوں کو آپ نے غور سے پڑھا ہے تو آگے کلام کی چند عمدہ اور سنہری آیات ہیں انھیں بھی ضرور پڑھیں جن سے متاثر ہو کر میں نے اپنی زندگی انہی خطوط پر استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔میری دعا ہے کہ خدا آپ کو اپنی پہچان اور خوف میں زندگی گزارنے کا گہرا فضل بخشے اور آپ اپنی جوانی کو اس کے نام کر دیں۔اپنی جوانی میں خدا کے لئے کوئی ایسا کارنامہ انجام دینے کا ارادہ کریں اور خدا سے فضل مانگیں کہ آپ کی زندگی کا مقصد واضح اور پورا ہو جائے۔اپنی جوانی کو پاک تحفہ بنا کر یسوع کو پیش کریں اور ان تمام تباہ کن رسموں اور تہواروں سے اپنا دامن بچائے رکھیں۔خداوند آپ کا حامی و ناصر ہو! آمین

اب آخر میں آپ جیسے قیمتی نوجوانوں کے لئے خدا کے زندگی بخش کلام کی چند سنہری آیات:

۱۔ ''میں نے اپنی آنکھوں سے عہد کیا ہے پھر میں کسی کنواری (یا کنوارے) پر کیونکر نظر کروں؟'' (ایوب ۳۱:۱)

۲۔ ''جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے؟ تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے۔۔۔'' (زبور ۱۱۹:۹۔۱۰)

۳۔ ''چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو۔اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے۔نہ شہوت کے جوش سے ان قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔۔۔'' (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۳۔۷)

۴۔ ''حرامکاری سے بھاگو۔جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں مگر حرامکار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے؟ اور تم اپنے نہیں۔کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو''۔

(۱۔کرنتھیوں ۶:۱۸۔۲۰)

۵۔ ''کیونکہ فرمان چراغ ہے اور تعلیم نور اور تربیت کی ملامت حیات کی راہ ہے۔تاکہ تجھ کو بری عورت (یا برے مرد) سے بچائے یعنی بیگانہ عورت (یا مرد) کی زبان کی چاپلوسی سے۔تو اپنے دل میں اسکے حسن پر عاشق نہ ہو اور وہ تجھ کو اپنی پلکوں سے شکار نہ کرے۔'' (امثال ۶:۲۵)

۶۔ ''جوانی کی خواہشوں سے بھاگ اور جو پاک دل کے ساتھ خداوند سے دعا کرتے ہیں انکے ساتھ راستبازی اور ایمان اور محبت اور صلح کا طالب ہو''۔

(۲۔تیمتھیس ۲:۲۲)

۷۔ ''اور اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ برے دن ہنوز نہیں آئے۔۔۔'' (واعظ ۱۲:۱۔۷)

۸۔ ''اب سب کچھ سنایا گیا۔حاصلِ کلام یہ ہے۔خدا سے ڈر اور اسکے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کلی یہی ہے۔کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بری عدالت میں لائیگا''۔ (واعظ ۱۲:۱۳۔۱۴)

مسیح میں آپ کا مخلص

مبشر اسٹیفن رضا

مزید معلومات تحریر سے متعلقہ مفید تجاویز اور خیالات کے اظہار کے لئے آپ بندۂ ناچیز سے ذیل میں دیئے گئے نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں:

(0333-8684282)

Facebook: evangelist stephan raza

حقیقی محبت کے نام پر میری ایک غزل

دنیا کی محبت دلدل ہے
مسیح کی محبت افضل ہے
ابدی ، پاکیزہ اور بے ریا بھی
الفت کی یہ اعلیٰ شکل ہے
ہوس کا پجاری کیا سمجھے اسے؟
اس بھید سے وہ غافل ہے
مسیحی جواں کیوں سمجھتا نہیں تو؟
کیا تو دیوانہ پاگل ہے؟
دنیا ہوس کا گھر ہے پیارے
محبت کا یہ مقتل ہے
مسیح کی طرف سے پڑھ لے ذرا تو
محبت نامہ یہ بائبل ہے
محبوب رضا ، یسوعؔ مسیح پر
ہزار فدا جاں میری غزل ہے

---------- ختم شد ----------